مجتہد سے پوچھے گئے سوالات

روزہ

شعبۂ مطبوعات
قرآن و عترت اکیڈمی
کراچی - پاکستان
E-mail : info@qoitrat.org
Website : www.qoitrat.org

NAJAFI BOOK LIBRARY
Shop No. 11
M.L. Heights
Soldier Bazar No. 2
KARACHI
PH. 7211795

مجتہد سے پوچھے گئے سوالات

روزہ

جوابات از:

مکتبہ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ

الحاج آقائے سید علی الحسینی السیستانی

متع اللہ المسلمین بطول بقائہ

قم المقدسہ

بحوالہ:

www.rafed.net

پیشکش:

شعبہ مطبوعات

قرآن و عترت اکیڈمی

کراچی پاکستان

کتاب : مجتہد سے پوچھے گئے سوالات۔ روزہ
جوابات از : مکتبہ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ السیستانی مدظلہ
بحوالہ: www.rafed.net
مترجم : اراکین قرآن وعترت اکیڈمی
طبع : اوّل شعبان ۱۴۲۳ھ / ثانی جمادی الثانی ۱۴۲۴ھ
پرنٹر : PRNdot com
prndotcom@hotmail.com
2626492 ; 0300-9244802

تعداد : ۱۰۰۰

توجہ:

مومنین کی جانب سے کسی بھی قسم کی تجویز، مشورے یا تصحیح کا شکریہ کے ساتھ استقبال کیا جائے گا۔

ملنے کا پتہ:
قرآن وعترت اکیڈمی
ہیڈ آفس:
۳۶۵/۱ پارا اسٹریٹ، گارڈن ایسٹ
کراچی ۷۴۸۰۰۔ پاکستان
فون : 7237207 - 7226948
Email : info@qoitrat.org
website : www.qoitrat.org

فہرستِ مضامین

پیش گفتار

روزے کی نیت

نذر کے روزے کی نیت توڑی اور پھر نیت کر لی ۱۷

روزے یا نماز کی نیت توڑ دی ۱۷

روزے کا وقت

سحری کے وقت کے مسائل

سحری کرتے وقت خیال ہی نہیں آیا کہ فجر ہو چکی ہے ۱۸

گھڑی پیچھے رہ گئی اور کھاتے کھاتے فجر ہو گئی ۱۸

قابل اعتماد شخص کی بات پر بھروسہ کرتے ہوئے فجر کے بعد کچھ کھا لیا ۱۸

اذان صبح کے دوران بھی کھانا کھایا ۱۹

روزہ کب بند کرنا ہے اذان کے وقت یا اس سے پہلے ۱۹

افطار کے وقت کے مسائل

علاج کے لئے اذان کے فوراً بعد افطار ۲۰

غیر شیعہ مہمانوں کے ساتھ جلدی افطار ۲۰

فوج میں مجبوراً اہل سنت کے ساتھ روزہ افطار کرنا پڑتا ہے ۲۰

اہل سنت مسلمانوں کے ساتھ افطار ۲۱
افطار کتنے بج کر کتنے منٹ پر ہوتا ہے ۲۱

مبطلاتِ روزہ

کھانا اور پینا

ایک بار روزہ توڑنے کے بعد باقی دن کیا کرے ۲۲
کلی کرتے ہوئے دانتوں پر انگلی پھیرنا ۲۲
لبوں کو تر کر کے دوبارہ تری منہ میں لے لینا ۲۲
بلغم نگلنا ۲۳
تھوک نگلنا ۲۳
نس میں غذا کا انجکشن لگوانا ۲۳
گلوکوز کی drip کا حکم ۲۳
دن میں sugar test اور اس سے پہلے دوا کھانا ضروری ہے ۲۴
شدید کھانسی کے بعد مجبوراً روزہ کھول دینا پڑا ۲۴
غلط فہمی سے روزہ توڑ دیا ۲۴

جنابت اور استمناء

استمناء کے بعد منی نکلنے کا یقین نہ ہو تو ۲۵
بے خیالی میں منی نکال دی ۲۵
استمناء کی وجہ سے کتنے روزے چھوٹے، نہیں معلوم ۲۶
دن کے وقت اپنی زوجہ سے چھیڑ چھاڑ کے نتیجے میں منی نکل گئی ۲۷
تین دن تک جان بوجھ کر حرام سے روزہ افطار کیا ۲۸
روزے میں ایک سے زیادہ بار جماع ۲۹

زوجہ کی رضامندی کے بغیر جماع ۲۹
جماع میں کفارہ اختیاری ہے یا جمع کا کفارہ ہے ۳۰
لاعلمی کی بناء پر جماع کا کفارہ ۳۰
غیر معروف جگہ سے جماع کا کفارہ ۳۰
رمضان کی قضا میں عمداً جماع ۳۰
مستحب روزے میں جماع ۳۱
چھیڑ چھاڑ کے نتیجے میں عورت کے بدن سے رطوبت کا نکلنا ۳۱
لاعلمی کی وجہ سے استمناء کے بعد بغیر غسل کے روزے رکھ لئے ۳۱
آپ کا جواب کچھ اور ہے، منہاج الصالحین سے کچھ اور سمجھ میں آتا ہے ۳۲
روزے کے دوران مذی خارج ہو ۳۳

خدا و رسولؐ سے جھوٹ منسوب کرنا

قرآن یا روایت کو غلط پڑھ دے ۳۳
فتویٰ بیان کرنا جب کہ غلط ہونے کا احتمال ہو ۳۳

غبار حلق تک پہنچانا

فیکٹری میں غلیظ غبار سے بچنا ممکن نہیں ۳۳
جھگڑا ہو گیا اور غصے میں سگریٹ پی لی ۳۴
غلط فہمی کی بنا پر روزہ باطل سمجھا ۳۴
دھواں، غبار اور غلیظ بھاپ کا استعمال ۳۵
سردیوں کے روزے اور covered swimming pool ۳۵
غلیظ بھاپ لینا ۳۵
دمہ کے مریض کے لئے آلہ استعمال کرنے کا حکم ۳۶

پورا سر پانی میں ڈبونا

پورا سر پانی میں ڈبونے کا حکم ۳۶
جان بوجھ کر پانی میں غوطہ ۳۶

صبح تک جنابت وغیرہ کی حالت پر باقی رہنا

غسل کیا لیکن بدن پر کوئی رکاوٹ موجود تھی ۳۷
فجر سے اتنا پہلے جماع کہ غسل کا وقت نہیں بچا ۳۷
عین حالت جماع میں فجر ہو جائے ۳۸
چھیڑ چھاڑ کے بعد نیند میں احتلام ہوا اور صبح کے بعد پتہ چلا ۳۸
بغیر غسل کیے سوگئی اور فجر کے بعد آنکھ کھلی ۳۹
غسل مکمل کرنے سے پہلے فجر ہوگئی ۴۰
احتلام کے بارے میں علم ہی فجر کے بعد ہوا ۴۰
صبح بیدار ہونے کے بعد خود کو جنب پایا ۴۰
لاعلمی کی وجہ سے غسل جنابت کیے بغیر روزہ رکھ لیا ۴۱

حیض سے متعلقہ احکام

ماہواری کی علامات پر ہی روزہ کھول دینا جب کہ ابھی خون نہیں آیا ۴۱
ایام عادت کے ساتویں دن کیا کیا جائے ۴۱
حمل کے دوران رک رک کر کچھ خون آئے تو کیا کریں ۴۲
کیا ایام عادت کا بھی فدیہ ہوگا ۴۲

انیما لینا

مریض کے پیٹ میں آلہ داخل کرنا ۴۳
مقام پاخانہ میں کوئی مائع چیز داخل کرنا ۴۳
انیما اگر ضروری ہو ۴۳
مقام پاخانہ میں پریشر سے پانی ڈالنا ۴۳

قے کرنا

طبیعت خراب ہوگئی اور قے ہوگئی ۴۴

قضا و کفارہ اور فدیہ

قضا روزوں کے احکام

دودھ پلانے کی وجہ سے روزے چھوڑنے پڑے ۴۵

۳۰ سال سانس کی بیماری کی وجہ سے روزے چھوڑے ۴۶

ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے روزہ توڑ دیا ۴۶

بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھے اور سال گزر گیا ۴۷

غلط فہمی کی بناء پر روزہ کھول لیا ۴۷

مجھے نہیں معلوم تھا کہ ایام عادت کے روزے قضا کرنے ہوتے ہیں ۴۸

کئی سال روزے رکھنے میں لاپرواہی کی ۴۸

بالغ ہونے کی علامات کا علم ہی نہیں تھا اور روزے قضا ہوگئے ۴۹

والدہ یہی کہتی تھیں کہ اگر نماز نہ پڑھو تو روزہ بھی نہیں ہے ۴۹

لڑکی نے روزے نہیں رکھے، گھر والوں نے پروانہیں کی ۵۰

اگر ایک سال تک قضا روزے میں تاخیر کردی ۵۱

جان بوجھ کر روزہ باطل کردیا ۵۲

قضا روزے باقی ہوں اور کسی مرحوم کے لئے روزے رکھنا ۵۲

مستحب دن میں روزہ، جب کہ ابھی واجب باقی ہے ۵۳

مستحب دن اور واجب روزہ ۵۳

روزے کی قضا میں ترتیب ۵۴

کیا چھوٹے دنوں میں قضا روزے رکھے جاسکتے ہیں ۵۴

اگر کوئی سفر میں مرجائے تو اس کے روزوں کی قضا ۵۴

فدیہ دینے کے احکام

تاخیر کا فدیہ سال گزرنے سے پہلے دینا ۵۴
تاخیر کا کفارہ ایک ساتھ یا جدا جدا ۵۵
قضا میں چند سال تاخیر ہوگئی ۵۵
مرض اور سفر کی وجہ سے روزے چھوٹے تو فدیہ کا کیا حکم ہوگا ۵۶
کیا تاخیر کا کفارہ واجب فوری ہے ۵۶
بوڑھی خاتون پر کفارہ ۵۶
کفارے میں آٹے کے بجائے چاول ۵۶
کھانا دینا ہے یا قیمت بھی دی جاسکتی ہے ۵۶
جسے فدیہ دیا جارہا ہو کیا اسے بتانا ضروری ہے ۵۶

کفارے کے احکام

لاعلمی کی بناء پر کسی کفارہ واجب کرنے والی چیز کا استعمال ۵۷
کفارہ ادا کرنے میں ایک سال سے زیادہ تاخیر ۵۷
حرام چیز سے روزہ توڑا ۵۷
کفارے میں مسکینوں کو کھلانے کے بعد دو ماہ روزے ۵۸
کفارے کی قیمت، مسکین کون ہے ۵۸
ایک مد کتنا ہوتا ہے ۵۹
کفارے میں روٹی دینا ۵۹
جان بوجھ کر اور عذر کی بناء پر روزہ توڑنے کے کفارے میں فرق ۶۰
دینی ادارے کو کفارہ دینا ۶۰
کفارے کے روزوں میں آخری روزہ جان بوجھ کر کھول دیا ۶۰

جو شخص کوئی کفارہ نہ دے سکتا ہو وہ کیا کرے ۶۰
ایک سے زیادہ بار روزہ توڑنے کا کفارہ ۶۱
خود کا کفارہ باقی ہے اور کسی مرحوم کے لئے روزے رکھنا ۶۱
کفارے کا روزہ باقی ہو اور مستحب روزہ رکھنا ۶۲

مسافر کے روزوں کے احکام

اگر زوال سے پہلے ہی سفر کرنے کا ارادہ ہو ۶۳
رات کو سفر کا ارادہ تھا صبح ارادہ بدل گیا ۶۳
مسافر اپنے وطن میں زوال کے بعد پہنچا ۶۳
سفر سے دوپہر کے بعد واپسی ہوئی ۶۴
سفر پر گیا لیکن مینجر نے کہا کہ روزہ قصر نہیں ہوا اور اس کی بات مان لی ۶۴
آفس کے سفر کے دوران ہی رمضان آ گیا ۶۵
اپنے شہر سے وہاں جا رہا ہوں جہاں دو گھنٹے پہلے ہی افطار ہو جاتا ہے ۶۵
اگر ہوائی جہاز سے سفر کیا ہو تو کیا روزہ توڑنا ہو گا ۶۵
سفر کے دوران روزہ رکھنے میں اگر کوئی تکلیف نہ ہو ۶۶
سفر میں ایک ہی مقام پر ۱۴ دن روزے نہ رکھے ۶۶
دو ہفتے دور جا کر کام کرنا ہے ۶۷
آفس کے کام والے سفر میں روزہ ۶۸
چار رکعتی ایک نماز کے بعد دس دن ٹھہرنے کا ارادہ بدل دیا ۷۰
کام دوسرے شہر میں ہے، ہر ہفتے ایک بار آتا ہوں ۷۱
روزانہ ۱۰۰ کلومیٹر پر کام کرنے جاتا ہوں ۷۱
میری زرعی زمینیں شہر سے ۱۱۰ کلومیٹر دور ہیں ۷۱
چھ مہینہ کام، چھ مہینہ آرام ۷۴

ڈرائیور پیشہ افراد کی ذمہ داری ۷۴
کیا رمضان میں ماہی گیری کے لئے جانا جائز ہے ۷۴
سفر میں نذر کر کے روزہ رکھنا ۷۵
رمضان کے روزے سفر میں رکھنے کی نذر ۷۵
اگر نذر کر کے رمضان کے روزے سفر میں رکھ لئے ہوں ۷۶

متفرقات

جہاں بیس گھنٹے دن رہتا ہے ۷۷
جہاں بیس گھنٹے رات رہتی ہے ۷۷
بوڑھی عورت اپنے حواس میں نہیں، عبادات کا کیا ہوگا ۷۹
کیا صرف کھجور یا پانی کی دعوت پر روزہ کھول دینا مستحب ہے ۷۹
حاملہ عورت روزہ چھوڑنا نہیں چاہتی، کیا روزہ رکھ سکتی ہے ۷۹
ضرر کا گمان ہو تو روزہ رکھنے کا حکم ۸۰
روزوں کی وصیت کرنا جب کہ قضا کا یقین نہیں ہے ۸۰
محرم کے ابتدائی نو دنوں میں روزہ رکھنا ۸۰
بالغ بچی اگر روزہ رکھنے کی قدرت نہیں رکھتی ۸۰
عبادت میں مستحب روزے کی شرط ہو اور روزہ کھول دے ۸۱
رمضان کے دن میں ہوٹل کھولنے کا حکم ۸۱
۶۰ دن روزے کی منت میں ۵۵ روزوں کے بعد سفر کر لیا ۸۱
شوہر روزہ بھی نہیں رکھتا اور زبردستی کھانا بنواتا ہے ۸۲
غیر اخلاقی فلمیں یا تصاویر دیکھنا ۸۲
رقم گننے کے لئے انگلیوں کو زبان سے تر کرنا ۸۳
بلا وجہ مسواک یا کلی کرنا ۸۳

روزے کے دوران خوشبودار ٹوتھ پیسٹ کا استعمال ۸۳

آنکھ میں drops ڈالنا ۸۳

عطر لگانا اور سونگھنا ۸۳

تین دن روزے رکھنے پر زندگی بھر روزے کا ثواب ۸۳

چاند ثابت ہونے کے احکام

یوم الشک

روزہ نہ رکھا، پھر معلوم ہوا کہ چاند ہو گیا تھا ۸۵

چاند کے یقین کے ساتھ روزہ رکھا، پھر معلوم ہوا چاند نہیں ہوا تھا ۸۶

یوم الشک کے روزے کی نیت ۸۷

دن میں اگر معلوم ہو جائے کہ چاند ہو گیا ہے ۸۷

چاند ثابت ہونے کا معیار

چاند کب ثابت ہوتا ہے ۸۹

آپ کے نزدیک چاند ثابت ہونے کا معیار ۸۹

ٹیلی اسکوپ سے چاند دیکھنا ۹۰

پہاڑ پر جا کر چاند دیکھ لیا ۹۱

اگر چاند بڑا ہو یا...... ہو تو کیا ثابت ہو گا کہ یہ دوسری رات ہے ۹۱

سورج ڈوبنے کے آدھے گھنٹے بعد ہالہ بنا ہوا چاند دیکھا ۹۱

چاند دیکھ لیا لیکن حاکم شرع نے حکم نہیں لگایا ۹۲

دو عادلوں نے گواہی دے دی لیکن حاکم شرع نے حکم نہیں لگایا ۹۲

کیا عادلوں کا مسلمان ہونا ضروری ہے ۹۲

ایک ملک میں چاند کا اعلان ہوا، ایک میں نہیں۔ سرحد پر رہنے والا کیا کرے ۹۲

کیا آج کے دور میں بھی عورت کی گواہی قابل قبول نہیں ہے ۹۳
ماہرین فلکیات کے حساب کتاب سے چاند کا ثابت ہونا ۹۳
نجومیوں کی گواہی سے چاند کا ثابت ہونا ۹۴

افق کے مسائل

افق ایک ہونے سے مراد ۹۴
ایک جگہ چاند نظر آیا، کہاں کہاں تک ثابت ہو جائے گا ۹۵
دوشہروں کے دور یا نزدیک ہونے کا معیار ۹۵
ایران میں چاند ثابت ہو گیا، کیا پاکستان میں ثابت ہو جائے گا ۹۶
ہمارے علاقے کے ساتھ کون سے شہر ایک افق والے ہیں ۹۸

چاند رات میں اختلاف

دو بڑے گروہوں میں چاند کے مسئلے میں اختلاف، ہماری ذمہ داری کیا ہے ۹۸
ہم نے عید منالی، پھر پتہ چلا کہ نجف میں آپ نے عید نہیں منائی ۹۹
برائے مہربانی آپ ہی بتا دیں عید کب ہوئی تھی ۱۰۰
کچھ علماء کہیں کہ چاند ہو گیا ہے، کچھ کہیں نہیں ہوا ۱۰۰

متفرقات

رمضان کا چاند مکہ میں دیکھا اور عید وطن میں ۳۱ روزوں کے ساتھ ۱۰۱
کیا دو دن عید کی نماز جائز ہے ۱۰۲

احکامِ فطرہ

میزبان پر مہمان کا فطرہ

کیا عید کی رات گھر پر کھانا کھانے والے ہر مہمان کا فطرہ واجب ہے ۱۰۳
اگر مہمان اپنا فطرہ خود نکال دے ۱۰۳

متفرقات

یتیم بچوں کے مال سے ان کا فطرہ نکالنا ۱۰۴

ولی اگر اپنے مال سے یتیم بچوں کا فطرہ نکالے ۱۰۴

کیا فطرے میں طے کرنا ضروری ہے کہ کس چیز کی قیمت دی جا رہی ہے ۱۰۴

combine family میں فطرہ ہمیشہ سے والد ہی نکالتے ہیں ۱۰۵

فطرہ نکالے جانے والی جگہ کی قیمت یا جس کا فطرہ نکالا جا رہا ہے وہاں کی قیمت ۱۰۵

فطرے کا استعمال

تعمیرِ مسجد کے لئے فطرے کا استعمال ۱۰۶

غلطی سے کسی سید کو فطرہ دے دیا ۱۰۶

فقیر نے گھر پر ڈش لگائی ہوئی ہے، کیا اسے فطرہ دیا جا سکتا ہے ۱۰۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پیش گفتار

جب نومبر ۱۹۹۲ء میں قرآن وعترت اکیڈمی کی بنیاد عارضیتاً لئے ہوئے ایک کمرے میں رکھی گئی تھی اس وقت سے ذہن میں یہ خیال موجود تھا کہ اگرچہ اس ادارے کا بنیادی مقصد حوزوی تعلیم و تدریس ہے، مگر اس کے ساتھ ساتھ ایسا ماحول فراہم کرنا ہے جہاں ایک جانب طلبہ کرام اور اساتذہ عظام تبلیغی اور دینی خدمات اپنی کامل استعداد اور صلاحیت کے ساتھ آگے بڑھا سکیں تو دوسری جانب عوام الناس کی علمی تشنگی کا مداوا بھی کیا جا سکے۔

ادارۂ ہٰذا کے طلبہ و طالبات ایام عزا اور ماہ صیام میں مختلف مقامات پر دینی خدمات انجام دے ہی رہے تھے، لیکن اب اساتذہ کرام کی نگرانی میں انہوں نے شرعی مسائل کے ترجمے کا بیڑا اٹھایا ہے جس کا ثمر آپ کے ہاتھوں میں اس

کتابچے کی صورت میں موجود ہے۔

ضمناً اس بات کا تذکرہ بے جا نہ ہوگا کہ دستِ قدرت نے ملک کے مختلف علاقوں میں مذہب حقہ کی ترویج کی سعادت بخشی ہے۔ لہذا، اگر مومنین یہ محسوس کریں کہ کسی خاص علاقے میں خدمات انجام دینے کی ضرورت ہے تو وہ ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ البتہ ہر علاقے میں ہمیشہ موافق حالات نہیں ہوتے، لہذا کسی معلوم یا نا معلوم وجہ سے اگر کسی علاقے میں خدمات انجام دینے سے معذرت کر لی جائے تو مومنین دل شکنی محسوس نہ کریں۔

وما توفيقي إلا با... عليه توكلت وإليه أنيب

علی رضا مہدوی

قرآن وعترت اکیڈمی

کراچی پاکستان

مرحومین کے ایصال ثواب کی
خاطر اس کتاب کو شائع کرانا
چاہیں یا کسی اور طرح سے
اس کتاب کی اشاعت میں
حصہ لینا چاہیں تو ادارے
کے منتظمین سے رابطہ کیجئے۔

شکریہ

روزے کی نیت

سوال ۱: ایک شخص نے روزے کی نذر کی اور روزہ رکھ بھی لیا، پھر اس کے بعد اپنی نیت کو منقطع کر دیا لیکن پھر نادم ہوا اور دوبارہ اپنی نیت کی جانب لوٹ آیا جب کہ اس وقت تک مبطلات روزہ میں سے کوئی فعل بھی انجام نہیں دیا تھا، تو اب اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اگر نذر معین دن کے بارے میں تھی تو احتیاط واجب کی بناء پر اس کا روزہ باطل ہے۔ ہاں، اگر معین دن کے بارے میں نہ ہو تو اگر زوال سے قبل نیت کی جانب رجوع کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

سوال ۲: اگر کوئی شخص اس احتمال پر کہ اس کا روزہ باطل ہو چکا ہے، افطار کا ارادہ کرے یا اسی طرح نماز کو توڑنے کا ارادہ کرے تو کیا اس سے اس کا روزہ اور نماز باطل ہو جاتے ہیں۔

جواب: اس سے روزہ باطل ہو جائے گا لیکن نماز باطل نہیں ہو گی۔

روزے کا وقت

وقتِ سحری کے مسائل

سوال ۳: ایک شخص فجر کے وقت غفلت کے عالم میں سحری کرتا رہا یہاں تک کہ فجر کا وقت گزر گیا اور پھر اس کو پتہ چلا کہ فجر ہو چکی ہے تو اب اس کے اوپر کیا واجب ہے؟

جواب: ضروری ہے کہ اس دن کی قضا کرے اور احتیاط واجب کی بناء پر مغرب تک مبطلات روزہ سے پرہیز کرے۔ ہاں، اگر اس کو سحری کرتے وقت فجر طلوع ہو جانے کا یقین نہ ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے۔

سوال ۴: ہم سحری کر رہے تھے کہ اذان فجر ہوگئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ہماری گھڑی پانچ منٹ پیچھے رہ گئی تھی۔ اس بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: آپ پر قضا واجب ہے۔

سوال ۵: اگر کوئی شخص فجر کا وقت داخل ہونے کے بعد منہ میں رکھی ہوئی چیز کو ایک قابلِ اعتماد شخص کی اس بات پر بھروسہ کرتے ہوئے نگل لے کہ فجر کا وقت نہیں ہوا تو

اس شخص کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اس پر قضا واجب ہے لیکن کفارہ واجب نہیں۔

سوال ٦: ایک شخص صبح کی اذان کے دوران بھی یہ سوچ کر کھانا کھاتا رہا کہ روزہ صبح کی اذان ختم ہونے کے بعد شروع ہوتا ہے۔ اس کے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اسے یہ یقین حاصل ہو جائے کہ اس نے حقیقتاً طلوع فجر کے بعد کھانا کھایا ہے تو اس کی ذمہ داری ہے کہ اس روزے کی قضا کرے۔

سوال ۷: صبح کی اذان سے دس منٹ پہلے مؤذن نے اعلان کیا کہ مومنین! روزہ بند کر دیجئے، لیکن میں نے پروا نہ کی اور کھانا کھاتا رہا۔ البتہ جب اس نے اللہ اکبر کہا اس وقت میں مکمل طور پر اس طرح رک گیا کہ میرے منہ میں کھانے کے کسی قسم کے کوئی آثار نہ تھے۔ تو کیا میرا روزہ صحیح ہے؟ یعنی مجھ پر روزہ بند کر دینا کب واجب ہے، اذان سننے کے وقت یا اس سے دس منٹ پہلے؟

جواب: جیسے ہی انسان کو اطمینان ہو جائے کہ فجر طلوع ہو چکی ہے، اسی وقت انسان پر روزہ بند کر دینا واجب ہے اور اگر اذان سے یہ اطمینان حاصل نہ ہو رہا ہو تو پھر اس مسئلے کا اذان سے کوئی تعلق نہیں۔

وقتِ افطار کے احکام

سوال ۸: ایک مریضہ کو علاج کے لئے اذانِ مغرب کے ساتھ ہی بغیر کسی تاخیر کے دوا لینی پڑتی ہے۔ یہ خاتون ماہِ رجب کے کچھ روزے رکھنا چاہتی ہے تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ روزہ رکھے اور مغرب کی اذان کے ساتھ ہی افطار کرلے۔

جواب: اگر اس کو مغرب کی اذان سے وقت کا یقین یا اطمینان ہو جائے تو افطار کرنا صحیح ہے اور روزہ بھی صحیح ہے بصورت دیگر صحیح نہیں۔

سوال ۹: اگر میرے مہمان غیر شیعہ ہوں تو کیا حرج کے خوف سے یا میرے میزبان ہونے کی وجہ سے میرے لئے جائز ہوگا کہ اپنے مہمانوں کے ساتھ مغرب کی اذان کے ساتھ ہی افطار کرلوں؟

جواب: یہ جائز نہیں ہے سوائے اس صورت میں کہ آپ کو کسی خطرے یا شدید ضرر کا خوف ہو۔

سوال ۱۰: ایک شخص فوج میں کام کرتا ہے اور مجبور ہے کہ غروبِ شرعی سے پہلے افطار کرے تو کیا اس پر ان دنوں کے روزوں کی قضا کرنا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں، اس پر قضا واجب ہے۔ اسی طرح ان تمام روزوں کے لئے تاخیر کرنے پر فدیہ بھی دے گا جو اس نے اگلے سال کے ماہِ رمضان کے بعد رکھے

ہوں۔

سوال۱۱: آقائے سیستانی مدظلہ کے نظریے کے مطابق ہم ماہِ رمضان کے دوران اہلِ سنّت کے افراد کے ساتھ احتیاط کی بناء پر افطار نہیں کر سکتے۔ کیا کوئی ایسا مرجع ہے جس نے اس چیز کی اجازت دی ہو؟

جواب: ہمارے علم میں ایسا کوئی مرجع نہیں جس نے اس کی اجازت دی ہو۔

سوال۱۲: کیا ممکن ہے کہ آپ ہمیں exact وقت سے آگاہ کر دیں کہ کتنے بج کر کتنے منٹ پر افطار ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے لئے یہ کام مشکل ہے۔

جواب: احتیاطِ واجب کی بناء پر افطار کے وقت کا معیار یہ ہے کہ سورج کے غروب ہونے کے بعد مشرق کی جانب سے نمودار ہونے والی سرخی ختم ہو جائے، چاہے اس بات کا یقین سورج کے مکمل طور پر چھپ جانے سے ہی حاصل ہو جائے۔ ہمارے لئے وقت کے اعتبار سے افطار کا وقت معین کرنا ممکن نہیں، کیوں کہ مختلف علاقوں میں اور مختلف ایام میں افطار کا وقت الگ الگ ہوتا ہے۔

مبطلاتِ روزہ

کھانا اور پینا

سوال۱۳: اگر کوئی شخص ماہِ رمضان میں دن کے وقت کچھ کھالے تو کیا اس کے لئے بقیہ وقت مبطلاتِ روزہ سے بچنا ضروری ہے؟

جواب: احوط یہ ہے کہ بقیہ دن مبطلاتِ روزہ سے پرہیز کرے لیکن اگر پرہیز نہ کرے تو اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

سوال۱۴: کیا روزہ دار کے لئے جائز ہے کہ پانی سے کلی کرتے ہوئے دانتوں پر انگلیاں پھیرے؟

جواب: جب تک پانی حلق تک نہ پہنچے ایسا کرنا جائز ہے۔

سوال۱۵: ہونٹوں کو زبان کے ذریعے تر کرنا اور دوبارہ اس تری کو منہ میں لے لینا کیا روزے کو باطل کرتا ہے یا نہیں؟

جواب: ایسا کرنا روزے کو باطل نہیں کرتا ہے۔

سوال ۱۶: کیا روزے دار کے لئے بلغم کو نگلنا صحیح ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں اور اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا اگرچہ یہ منہ میں ہی آجائے۔

سوال ۱۷: کیا منہ میں جمع شدہ لعابِ دہن کو نگلنے سے روزہ باطل ہوتا ہے؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال ۱۸: کیا روزے دار کے لئے جائز ہے کہ نس میں لگایا جانے والا غذا کا انجکشن لگوائے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال ۱۹: منہاج الصالحین کی جلد اوّل صفحہ ۳۲۴ پر آیا ہے "دوا یا غذا وغیرہ کو انجکشن کے ذریعے سے نس یا گوشت میں لگوانے میں کوئی حرج نہیں ہے" سوال یہ ہے کہ کیا اس صورت میں حکم مختلف ہوگا جب یہ انجکشن کھانے کی طاقت بخش رہا ہو اور بھوک کے احساس کو ختم کردے؟

جواب: حکم مختلف نہیں ہے۔

سوال ۲۰: گلوکوز کی drip جو کہ مریض کے ہاتھ میں طاقت کے لئے لگائی جاتی ہے، روزے کے صحیح یا غلط ہونے کے اعتبار سے اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال ۲۱: کیا نس میں drip لگانا روزے کے باطل ہونے کا سبب ہے اور اگر طاقتور غذا

یاvitaminsوغیرہ اس طریقے سے حاصل کیے جائیں تو کیا حکم ہوگا؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا مطلقاً۔

سوال۲۲: ایک عورت کا کہنا ہے کہ وہ سات مہینے کی حاملہ ہے اور وہ جب ڈاکٹر کے پاس گئی تو ڈاکٹر نے sugar test کے لئے ۲۱ رمضان کی تاریخ دی اور دوائی بھی دی کہ test سے پہلے کھالینا تو کیا وہ روزہ کھول سکتی ہے اور اگر تاریخ تبدیل کروائی جائے تو دوسری تاریخ ملنا مشکل ہو تو پھر اس صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ممکن ہو تو ضروری ہے کہ تاریخ تبدیل کروائے چاہے مشکل ہی کیوں نہ ہو اور اگر test کروانا ضروری ہو تو پھر روزہ کھول لے اور قضا کرے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ وہ عورت سفر کر کے روزہ کھول لے تو پھر اس صورت تاریخ تبدیل کروانے کی ضرورت بھی نہیں۔

سوال۲۳: ایک عورت کا کہنا ہے کہ مجھے گلے میں toncils کی سوجن کی پرانی بیماری ہے اور ایک روز صبح کے وقت ایسی کھانسی ہوئی کہ میرے لئے ممکن نہیں ہوا کہ لعابِ دہن کو روک سکوں اور پانچ منٹ بعد ایسی حالت ہوگئی کہ میں مجبور ہوگئی کہ روزہ کھول دوں۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر صرف قضا واجب ہے۔

سوال۲۴: اگر ایک شخص اپنے آپ کو مجنب سمجھتے ہوئے روزے کو باطل خیال کرے اور ماہ

رمضان میں دن کے وقت کھانا کھالے۔ پھر اسے معلوم ہو کہ اس نے خطا کی ہے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا روزہ باطل ہے اور اس پر قضا واجب ہے۔ ہاں، اگر وہ جاہل قاصر ہو تو اس پر کفارہ واجب نہیں ہے۔

جنابت و استمناء

سوال ۲۵: اگر کوئی شخص استمناء کرے اور اس کو منی کے خارج ہونے کا یقین نہ ہو تو کیا اس چیز سے اس کا روزہ باطل ہوگا؟

جواب: اگر وہ منی نکالنے کے ارادے سے ایسا کرے اور اس چیز کی جانب متوجہ ہو کہ استمناء روزے کو باطل کرتا ہے تو پھر اس کا روزہ باطل ہے اگرچہ منی خارج نہ ہو۔

سوال ۲۶: ایک شخص ماہِ رمضان میں صبح کے وقت یعنی روزے کے دوران اپنی شرمگاہ کو حرکت دینے لگا جب کہ اس کا منی نکالنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا لیکن منی خارج ہو گئی، حالانکہ وہ چاہتا تھا کہ منی خارج نہ ہو کیوں کہ وہ جانتا تھا کہ یہ چیز حرام ہے اور اس کے اوپر کفارہ بھی آجائے گا۔ ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے، اس وضاحت کے ساتھ کہ یہ شخص آقائے خوئی کی تقلید میں تھا اور پھر اس نے آقائے سیستانی کی طرف رجوع کیا ہے؟

جواب: اگر اس کو یقین تھا کہ منی خارج نہیں ہوگی تو اس صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے، بصورتِ دیگر اس کا روزہ باطل ہے اور قضا بھی کرنی ہے۔

سوال ۲۷: میری عمر ۲۲ سال ہے۔ میں اپنی بلوغت کی ابتدا میں استمناء کی عادت میں مبتلا ہوگیا تھا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کتنے عرصے تک میں نے یہ کام کیا۔ فقط اتنا یاد ہے کہ دو سے چار سال تک میں ماہ رمضان کے دوران بھی یہ برا کام کیا کرتا تھا۔ اس وقت مجھے نہیں معلوم کہ میں نے کتنے روزوں میں یہ کام کیا ہے؟ کیا میں یہ کام دن میں کیا کرتا تھا یا نہیں؟ کیا میں اس وقت استمناء اور احتلام کو ایک ہی چیز سمجھتا تھا یا مجھے معلوم تھا کہ استمناء سے روزہ باطل ہوجاتا ہے؟ اور کیا میرا استمناء کو جائز یا حرام سمجھنا اس پورے عرصے پر محیط تھا یا میں ابتدا میں اسے جائز سمجھتا تھا اور بعد میں مجھے اس کے حرام ہونے کا علم ہوا۔ ہاں، میں یہ بات جانتا ہوں کہ میں لگ بھگ ۱۳ سال کی عمر میں بالغ ہوا تھا اور اس وقت میرے پاس دین کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں تھی۔ اب میں ان واجب روزوں کی قضا کرنا چاہتا ہوں۔ کیا مجھ پر ان ایام کا کفارہ واجب ہوگا جنہیں میں نے باطل کیا تھا؟ مجھ پر کتنے روزوں کی قضا واجب ہوگی؟ اور اگر مجھ پر تمام ایام کا کفارہ واجب ہے تو مجھے کئی سالوں تک روزے رکھنا پڑیں گے، تو کیا کفارے کا روزے کے علاوہ کوئی اور طریقہ ہے مثلاً میں ہر دن کے عوض کچھ مال ادا کردوں؟

اسی ضمن میں ایک اور سوال یہ ہے کہ میں نماز کو جان بوجھ کر لاپرواہی کی بناء پر

چھوڑ دیا کرتا تھا۔ کبھی نماز پڑھتا تھا اور کبھی نہیں پڑھتا تھا۔ اب میں نہیں جانتا کہ میں ان نمازوں کی کیسے قضا کروں جن کی تعداد بھی مجھے معلوم نہیں ہے اور نہ ہی اس کی ترتیب کی کیفیت معلوم ہے۔ کیا قضا بجالانے میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری ہے۔ میرے پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ اگر میں نے ظہر کو چھوڑ دیا تھا اور اس کے دو دن بعد نماز فجر کو ترک کر دیا تو کیا واجب ہے کہ فجر سے پہلے ظہر کی قضا کو بجالایا جائے؟ یا اس کے لئے کوئی اور طریقہ ہے کہ جس کے ذریعے قضا کرنا آسان ہو جائے؟

جواب: صرف اتنی مقدار میں نماز اور روزوں کی قضا واجب ہے کہ جن کے فوت ہو جانے کا یقین ہو۔ اس سے زیادہ کی قضا کرنا واجب نہیں ہے۔ نمازوں کی قضا میں ترتیب کا خیال رکھنا ضروری نہیں ہے۔ اسی طرح صرف انہیں دنوں کے عوض کفارہ ادا کرنا ضروری ہے جس میں جان بوجھ کر روزہ باطل کیا ہے اور یہ بات بھی جانتے تھے کہ اس شے سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔ کفارے میں کافی ہے کہ ہر دن کے عوض ۷۵۰ گرام کھانا مثلاً آٹا یا روٹی ۶۰ مسکینوں کو دی جائے۔ ہاں، کھانے کے بجائے قیمت کا ادا کرنا صحیح نہیں ہے۔ آپ چاہیں تو ہمارے دفتر (دفتر حضرت آیۃ ا...... سیستانی مدظلہ) میں تمام تفصیلات کے ساتھ قیمت بھیج دیں تا کہ آپ کی جانب سے کفارہ ادا کر دیا جائے۔

سوال ۲۸: اگر کوئی شخص ماہِ رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے چھیڑ چھاڑ کرے اور اس بات کا خیال بھی رکھا ہو کہ منی خارج نہ ہو جائے، لیکن پھر بھی خارج ہو

جائے جب کہ اس کا ارادہ منی نکالنے کا نہ ہو تو اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اگر اس فعل کو منی نکالنے کے ارادے کے بغیر دہرائے اور منی خارج ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ۱) اگر اس کو منی کے خارج نہ ہونے کا اطمینان نہ ہو تو اس صورت میں اس کا روزہ باطل ہے اور قضا و کفارہ بھی واجب ہیں، لیکن اگر اس کو اطمینان ہو کہ منی خارج نہیں ہوگی تو اس صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے۔

۲) اگر یہ کام کسی اور دن کیا جائے تو حکم یہی ہے جس کا تذکرہ کیا گیا اور اگر یہ کام اسی دن دہرایا جائے تو پہلے سے روزہ باطل ہو جانے کی صورت میں اگرچہ اس نے حرام کام انجام دیا ہے لیکن اس پر کفارہ نہیں ہوگا۔

سوال ۲۹: ایک شخص نے ماہِ رمضان میں تین دن جان بوجھ کر حرام کام کے ذریعے روزہ باطل کیا، کیوں کہ اس کی ملاقات ایک ایسی عورت کے ساتھ ہوگئی تھی جو اس کے لئے حرام تھی یعنی کسی دوسرے کی بیوی تھی۔ البتہ ان دونوں کے درمیان بات فقط بوس و کنار تک محدود رہی تھی۔ پھر مغرب تک ان دونوں میں سے کسی نے روزہ باطل کرنے والا کوئی اور کام انجام نہیں دیا۔ اس وضاحت کے ساتھ کہ سوال کرنے والا آقائے خوئی کا مقلّد ہے اور بعض مسائل میں آقائے سیستانی کی طرف رجوع کرتا ہے تو ایسی صورت میں اس عورت اور مرد کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اس مرد پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں اور آقائے خوئی نے احتیاط کی بناء پر

کفارہ ءِ جمع کا حکم دیا ہے لہٰذا آقائے سیستانی کی طرف رجوع کرنا جائز ہے اور انہوں نے ایک کفارے کو کافی سمجھا ہے۔ اسی طرح اگر عورت کے بدن سے جنسی لذّت کی انتہاء تک پہنچ جانے کے بعد رطوبت خارج ہوئی ہو تو اس صورت میں اس پر قضا و کفارہ واجب ہے ورنہ واجب نہیں ہے اور اگر وہ شخص روزے رکھنے کی قدرت نہیں رکھتا تو روزہ اس سے ساقط ہو جائے گا۔

سوال ۳۰: اگر مرد اپنی زوجہ کی رضامندی سے ماہِ رمضان میں دن کے وقت جماع کرے تو کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟ اور کیا اس کے لئے دن بھر ایسی چیزوں سے بچنا واجب ہے جو روزے کو باطل کر دیتی ہیں؟ ور اگر وہ دوسری بار جماع کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: دونوں پر کفارہ واجب ہے۔ جماع کے تکرار کی بنا پر کفارے میں اضافہ نہیں ہوگا البتہ ان دونوں پر واجب ہے کہ باقی دن ان چیزوں سے پرہیز کریں جن سے روزہ باطل ہو جاتا ہے۔

سوال ۳۱: اگر مرد اپنی زوجہ کی رضامندی کے بغیر ماہِ رمضان میں دن کے وقت جماع کرے تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ماہِ رمضان میں کوئی شخص اپنی بیوی کو جماع پر مجبور کرے تو احتیاط واجب کی بناء پر اس پر دو کفارے واجب ہیں اور جس طرح حاکمِ شرع مناسب سمجھے گا اسے سزا دے گا چاہے وہ زوجہ دائمی ہو یا اس نے متعہ کیا ہو۔

سوال۳۲: جس شخص نے ماہ رمضان میں دن کے وقت اپنی بیوی سے جماع کیا ہو تو اس کے لئے کیا حکم ہے۔ کیا اسے بھی ان تین امور کے درمیان اختیار ہے: ۱) غلام آزاد کرے یا ۲) دو مہینے متواتر روزہ رکھے یا ۳) ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلائے؟ اور اس کے ساتھ روزے کی قضا بھی کرے؟

جواب: ہاں، اسے تینوں کے درمیان اختیار ہے اور قضا بھی واجب ہے۔

سوال۳۳: سابقہ مسئلے میں اگر وہ شخص جاہل تھا تو پھر کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر اسے نہیں معلوم تھا کہ جماع سے روزہ باطل ہو جاتا ہے اور اس سلسلے میں اسے کوئی شک بھی نہیں تھا تو اس پر کوئی کفارہ نہیں بلکہ صرف قضا کافی ہے۔

سوال۳۴: ایک شخص نہیں جانتا تھا کہ صرف سپاری کی مقدار عورت کی دبر میں داخل کرنے سے غسل واجب ہو جاتا ہے۔ اگر وہ ماہ رمضان میں دن کے وقت یہ کام کرے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے۔ کیا اس پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں یا فقط قضا کافی ہے؟

جواب: اس پر صرف قضا واجب ہے اور کفارہ واجب نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ متردد ہو کہ ایسا کرنا روزے کو باطل کرتا ہے یا نہیں تو احتیاط واجب کی بناء پر کفارہ بھی واجب ہے۔ عورت کے لئے بھی یہی حکم ہے۔

سوال۳۵: اس شخص کا کیا حکم ہے جو ماہِ رمضان کے قضا روزے میں جان بوجھ کر جماع کرے؟

جواب: روزہ باطل ہے۔ اگر یہ عمل ظہر سے پہلے کرے تو اس کے اوپر دوبارہ قضا کے علاوہ کوئی ذمہ داری نہیں ہے اور اگر وہ یہ عمل ظہر کے بعد کرے تو اس پر یہ کفارہ بھی واجب ہے کہ دس مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ ہاں، یہ کافی ہے کہ ہر فقیر کو ۷۵۰ گرام کھانا دے دے اور اگر وہ ایسا کرنے سے عاجز ہو تو پھر ۳ دن روزے رکھے۔

سوال ۳۶: اس شخص کے روزے کا کیا حکم ہے جو مستحب روزے میں جان بوجھ کر جماع کرے؟

جواب: روزہ باطل ہے۔

سوال ۳۷: اگر مرد اپنی بیوی سے اتنی چھیڑ چھاڑ کرے کہ عورت کے بدن سے منی نکل جائے تو کیا اس سے عورت کا روزہ باطل ہو جائے گا۔

جواب: اگر لذّت کے اوج پر پہنچنے کے بعد عورت کے بدن سے منی نکلے تو اس پر غسل بھی واجب ہوگا اور روزہ بھی باطل ہوگا۔

سوال ۳۸: ایک عورت ماہِ رمضان کی راتوں میں استمناء کیا کرتی تھی جب کہ اس کا خیال یہ تھا کہ اس فعل سے نہ تو روزہ باطل ہوتا ہے اور نہ ہی غسل واجب ہوتا ہے اور یہ فعل بھی جائز ہے۔ اسی کیفیت میں چند سال گزرنے کے بعد اب اس عورت کو معلوم ہوا کہ یہ فعل حرام ہے اور اس سے غسل واجب ہوتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ اس عورت نے گذشتہ سالوں میں جو روزے رکھے، کیا ان کی قضا کرنی ہے

اور کیا کفارہ دینا ہے یا اس کے ذمّے کچھ نہیں ہے اور اس کے روزے صحیح ہیں؟

جواب: اس کے روزے صحیح ہیں۔

سوال ۳۹: ہم نے آپ سے ایک عورت کے بارے میں سوال کیا تھا جو ماہِ رمضان کی راتوں میں استمناء کرتی تھی اور غسل نہیں کرتی تھی۔ اسے یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ یہ کام حرام ہے اور غسل کرنا واجب ہے۔ اس سوال کے جواب میں آپ نے فرمایا کہ اس کے روزے صحیح ہیں۔ سوال یہ ہے کہ منہاج الصالحین جلد اوّل صفحہ ۳۲۶ پر کفارۃ الصوم کی تیسری فصل میں آقائے سیستانی کی یہ عبارت موجود ہے:

" ماہِ رمضان میں جان بوجھ کر کھانے پینے، جماع، استمناء یا جنابت کی حالت میں باقی رہنے کے ذریعے روزہ باطل کرنے کی صورت میں کفارہ واجب ہو جاتا ہے...... ظاہراً کفارہ اسی پر واجب ہے جو جانتا ہو کہ یہ کام جنہیں وہ انجام دے رہا ہے روزہ کو باطل کر دیتے ہیں۔ البتہ وہ شخص جو جاہلِ قاصر یا ایسا مقصر ہو جو تردّد کے عالم میں نہ ہو تو اظہر یہ ہے کہ ان پر کفارہ واجب نہیں ہے۔"

آقائے سیستانی کے کلام سے واضح ہوتا ہے کہ قاصر کے اوپر اگرچہ کفارہ واجب نہیں لیکن قضا کا واجب ہونا واضح ہے؟

جواب: استفتاء میں ذکر شدہ جواب آقائے سیستانی مدظلہ سے Telephone کے ذریعے معلوم کیا گیا ہے۔

سوال۴۰: اگر روزہ دار کی مذی خارج ہو جائے تو کیا یہ روزے پر اثر کرتی ہے؟

جواب: مذی کے خارج ہونے سے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑتا۔

خدا و رسولؐ سے جھوٹ منسوب کرنا

سوال۴۱: اگر کوئی شخص قرآن کی آیت کی غلط تلاوت کرے یا اہلِ بیت علیہم السلام سے منسوب کسی روایت کو غلط پڑھے جب کہ اس کا ارادہ صحیح پڑھنے کا تھا حالانکہ وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ غلط پڑھتا ہے لیکن اس کا ارادہ خدا یا ائمہ اہلِ بیت علیہم السلام کی طرف غلط نسبت دینے کا نہ ہو تو کیا اس کا روزہ باطل ہے؟

جواب: مذکورہ صورت میں اس کا روزہ صحیح ہے۔

سوال۴۲: کسی فتوے کو بیان کرنا جب کہ اس بات کا احتمال موجود ہو کہ مجتہد کی رائے اس کے خلاف ہے، کیا یہ چیز رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اہلِ بیت علیہم السلام پر جھوٹ باندھنے میں داخل ہوگی کہ اس سے روزہ باطل ہو جائے؟

جواب: اگر اس کی نسبت شارعِ مقدس کی طرف نہ دی جائے تو پھر اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

غبار حلق تک پہنچانا

سوال۴۳: اگر روزہ دار کے لئے اپنی فیکٹری میں یہ ممکن نہ ہو کہ وہ غلیظ غبار کو اپنے حلق تک

پہنچنے سے روکے یا اس کے لئے بہت حرج ہو تو وہ کیا کرے؟

جواب: اگر اس کے لئے اپنے آپ کو غلیظ غبار سے بچانا بہت دشوار ہو تو اس صورت میں اس کے روزے پر کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر دشوار نہ ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر اس کا روزہ باطل ہے، لیکن اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔

سوال۴۴: ماہ رمضان میں ایک روزہ دار شخص کا اپنے کسی بھائی سے جھگڑا ہو گیا اور بات بہت آگے بڑھ گئی...... اسی غصّے کے عالم میں اس نے سگریٹ پی لی۔ البتہ اس کے بعد اذانِ مغرب تک ان تمام کاموں سے بچا رہا جو روزے کو باطل کر دیتے ہیں۔ یہ جھگڑا ظہر کا وقت آنے کے بعد ہوا تھا۔ کیا اب اسے دو مہینے متواتر روزے رکھنا ہیں یا روزے رکھنے کے بجائے ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے؟

جواب: اگر اس نے جان بوجھ کر یہ فعل انجام دیا ہو یعنی وہ یہ بھولا نہیں تھا کہ روزے سے ہے اور نہ ہی اس بات سے غافل تھا کہ اس فعل سے روزہ باطل ہو جاتا ہے تو احتیاط واجب کی بناء پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں اور کفارہ میں ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلانا کافی ہے۔

سوال۴۵: ایک شخص یہ سمجھتا تھا کہ خفیف غبار سے روزہ باطل ہوتا ہے لیکن اس سے پرہیز نہیں کرتا تھا پھر اس کو پتہ چلا کہ اس کا یہ خیال صحیح نہیں تھا تو کیا اس کا روزہ باطل ہے؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا ہے۔

سوال ۴۶: دھواں، غبار اور غلیظ بھاپ، کیا یہ چیزیں روزے کو باطل کرتی ہیں؟

جواب: جی نہیں، ان سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

سوال ۴۷: ہم ماہِ رمضان کے دنوں میں نہانے کے لئے گرم پانی استعمال کرتے ہیں جس سے بخارات نکلتے ہیں، تو کیا یہ بخارات روزے کو باطل کردیتے ہیں؟

جواب: یہ بخارات روزے کو باطل نہیں کرتے۔

سوال ۴۸: موسمِ سرما میں covered swimming pools میں تیراکی کے نتیجے میں اس جگہ پر کثرت سے بخارات پیدا ہوتے ہیں۔ تو کیا اس صورت میں وہاں تیراکی سے روزہ باطل ہوگا؟

جواب: جی نہیں روزہ باطل نہیں ہوگا۔

سوال ۴۹: حمام میں پانی کی بھاپ سے اگر بچنا مشکل ہو اور یہ بے اختیار منہ میں داخل ہو رہی ہو تو کیا اس سے روزہ باطل ہو جائے گا اور کیا مکلف کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کو اس سے بچائے جب احتمال ہو کہ یہ حلق میں پہنچ جائے گی؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال ۵۰: کیا غلیظ بھاپ کو ناک کے ذریعے سے حلق تک پہنچانا روزے کو باطل کردیتا ہے؟

جواب: اگر وہ بھاپ اتنی زیادہ ہو کہ پانی کے قطروں میں تبدیل ہو کر حلق تک پہنچے تو روزہ باطل ہے ورنہ باطل نہیں ہے۔

سوال۵۱: وہ مریض کہ جس کو دمہ کی بیماری ہے ایک مخصوص آلے کے ذریعے دوائی لیتا ہے جو آکسیجن اور بعض دواؤں پر مشتمل ہوتی ہے۔تو کیا وہ بخارات جو کہ اس آلے سے خارج ہوکر منہ میں داخل ہو رہے ہیں، روزے کو باطل کریں گے؟اور کیا اس صورت میں حکم مختلف ہوگا جب یہ بخارات گاڑھے ہوں؟

جواب: اگر یہ دوا سانس کی نالی میں جارہی ہے، نہ کہ غذا کی نالی میں تو پھر اس سے روزہ باطل نہیں ہوگا۔

پورا سر پانی میں ڈبونا

سوال۵۲: ماہِ رمضان میں پانی میں پورا سر ڈبونے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال۵۳: اگر چہ میں جانتا تھا کہ ماہِ رمضان میں پانی میں غوطہ لگانا روزے کو باطل کرتا ہے لیکن میں بھول گیا اور اس چیز کو بار بار انجام دیا۔اب میری کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: غوطہ لگانا اور سر کو پانی میں ڈبونا روزے کو باطل نہیں کرتا ہے۔

اذان صبح تک جنابت، حیض یا نفاس کی حالت پر باقی رہنا

سوال۵۴: ایک شخص نے ماہِ رمضان میں غسل کیا جب کہ اس کے بدن پر کوئی ایسی چیز موجود تھی جو پانی کے پہنچنے میں رکاوٹ تھی لیکن وہ اس جانب متوجہ نہیں تھا یا اگر متوجہ تھا بھی تو اس نے یہ دیکھ کر کہ یہ تو درد ختم کرنے والی پٹیاں ہیں، اس خیال سے انہیں نہیں ہٹایا کہ یہ جبیرہ کے حکم میں ہوں گی، لہٰذا انہیں ہٹانا ضروری ہی نہیں ہے۔ ایسی صورت میں اس کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا روزہ صحیح ہے۔

سوال۵۵: کیا ایسے شخص کا روزہ باطل ہے کہ جسے غسل جنابت کے بعد پتہ چلا کہ اس کا غسل باطل ہے کیونکہ اس کے بدن پر کوئی مانع چیز موجود تھی لیکن اسے اس وقت علم نہیں تھا اور اب وقت نکل گیا ہے یعنی فجر یا دن کا وقت آچکا ہے؟

جواب: اس کا روزہ باطل نہیں ہے۔

سوال۵۶: ایک شخص نے ماہ رمضان میں اپنی بیوی سے فجر سے اتنا پہلے جماع کیا کہ پھر غسل کا وقت باقی نہیں بچا تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟ اور اس صورت میں کیا حکم ہے جب وہ تیمّم بھی نہ کرے اور دن میں روزہ بھی کھول لے؟

جواب: اگر وہ غسل کے بدلے تیمّم نہ کرے تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وہ اس دن کا روزہ رکھے اور ماہ رمضان کے بعد ایک روزہ اور بھی رکھے، جس میں احوط یہ ہے کہ قضا کی نیت نہ کرے اور اگر وہ اس دن یہ جانتے ہوئے بھی افطار کر لے کہ احتیاطاً اس کو روزہ مکمل کرنا ہے تو اس پر افطار کے کفارے کے علاوہ جنابت کی حالت پر رہنے کا کفارہ بھی واجب ہے۔

سوال ۵۷: اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ماہِ رمضان میں آدھی رات کے وقت اپنی زوجہ سے مجامعت کرے اور اس کو فجر کے وقت کا علم نہ ہو اور جب وہ عین حالتِ جماع میں ہو اس کو پتہ چلے کہ فجر کا وقت ہو چکا ہے۔ تو کیا وہ دونوں اتنی دیر انتظار کریں کہ دونوں کی شہوت ختم ہو جائے اور پھر غسل کر کے نیت کریں یا فوراً الگ ہو جائیں اور غسل کر کے روزے کی نیت کر لیں یا روزہ باطل ہے۔ یہی مسئلہ اگر باقی مستحب ایام یا مہینوں میں پیش آئے تو کیا حکم ہے؟

جواب: ماہِ رمضان میں تو ضروری ہے کہ فوراً علیحدہ ہو جائیں اور احوط یہ ہے کہ دونوں باقی دن مبطلات سے پرہیز کریں اور مستحب روزہ بھی اس صورت میں صحیح نہیں ہوگا۔ یہ سارا حکم اس صورت میں ہے کہ جب اس نے فجر کے بارے میں تحقیق نہ کی ہو اور اگر تحقیق کی ہو اور یہ یقین ہو کہ وقت نہیں ہوا ہے اور بعد میں پتہ چلے کہ صبح ہو چکی تھی تو اس کا روزہ ہر صورت میں صحیح ہے۔

سوال ۵۸: ایک شخص نے اپنی بیوی سے ماہِ رمضان کی شب میں اس طرح چھیڑ چھاڑ کی کہ

جماع بھی نہ کیا اور منی بھی خارج نہیں ہوئی اور پھر وہ سو گیا۔ اذانِ فجر سے کچھ دیر پہلے جب وقت بہت تنگ تھا وہ بیدار ہوا جب کہ نیند کے دوران اور اٹھنے کے بعد بھی اس نے کوئی ایسی چیز محسوس نہیں کہ جس سے اسے معلوم ہوتا کہ وہ محتلم ہے۔ اس نے جان بوجھ کر اپنے لباس کو چیک نہیں کیا کہ کہیں احتلام کی وجہ سے اس پر منی تو موجود نہیں ہے۔ البتہ اذان کے بعد جب اس نے چیک کیا تو دیکھا کہ وہ محتلم ہو چکا ہے۔ اس نے غسل کیا اور بقیہ دن مبطلات سے پرہیز بھی کیا، جب کہ وہ یہ جانتا تھا کہ اس سے پہلے بھی کبھی وہ اپنی زوجہ سے چھیڑ چھاڑ کرتا تھا تو بعض اوقات محتلم ہوتا تھا اور بعض اوقات محتلم نہیں ہوتا تھا۔ تو اب اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اس پر نماز کی قضا کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

سوال ۵۹: ایک عورت کی عادت ۱۰ دن میں پاک ہونے کی ہے۔ نویں رات میں وہ پاک ہو گئی لیکن اس امید پر غسل کئے بغیر سو گئی کہ صبح سے پہلے اٹھ جائے گی، حالانکہ ساتھ ساتھ یہ خوف بھی تھا کہ وہ فجر سے پہلے نہ اٹھ سکے گی۔ جب وہ بیدار ہوئی تو فجر کا وقت آ چکا تھا جب کہ مہینہ بھی رمضان کا تھا۔ اس نے اس دن کا روزہ رکھ لیا۔ کیا اس عورت پر کفارہ واجب ہے؟

جواب: اگر اس کو اطمینان تھا کہ وہ اٹھ جائے گی تو اس کی کوئی ذمہ داری نہیں ہے، لیکن اگر اطمینان نہیں تھا تو پھر احتیاط واجب کی بناء پر اس پر صرف قضا واجب ہے کفارہ نہیں۔

سوال ۶۰: ایک عورت پر پاکیزگی کا غسل واجب ہوگیا۔ اس اطمینان کے ساتھ وہ نجاست کو بدن سے ہٹانے میں مشغول ہوگئی کہ نجاست کو دور کرنے اور غسل کرنے کے لئے کافی وقت ہے، اچانک اس نے اذانِ صبح کی آواز سنی اب وہ سوچ میں پڑ گئی کہ دن میں غسل کرے جب کہ اس کا خیال یہی ہے کہ روزہ باطل نہیں ہے کیوں کہ اس نے غسل یا تیمّم کو عمداً ترک نہیں کیا، یا روزے اور نماز کو بچانے کے لئے تیمّم کرے۔ آخرکار اس نے تیمّم کیا، وضو کیا اور نمازیں پڑھیں۔ پھر اس نے مغرب کے بعد غسل کیا اور اس دن کی نمازوں کو احتیاطاً دوبارہ پڑھا۔ تو اس نے جو کام کیا اس کا کیا حکم ہے اور اب اس کے اوپر کیا واجب ہے؟

جواب: وقت کی کمی کے علاوہ باقی صورتوں میں اس پر غسل واجب تھا لیکن بہر حال اس کا روزہ صحیح ہے اور اس کے لئے ضروری تھا کہ وہ نماز کے لئے غسل کرتی۔ لیکن اب اس پر کچھ نہیں ہے۔

سوال ۶۱: اگر کوئی ماہِ رمضان کی راتوں میں سے کسی رات میں محتلم ہوجائے اور صبح صادق تک اسے اپنے محتلم ہونے کا علم نہ ہو تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا روزہ صحیح ہے۔

سوال ۶۲: ایک شخص ماہ رمضان میں نیند کے غلبے کی بنا پر سوتا رہا یہاں تک کہ نماز فجر بھی نہ پڑھ سکا۔ جب وہ بیدار ہوا تو اس نے اپنے آپ کو جنب پایا۔ پھر اس نے نماز

ظہر تک غسل بھی نہیں کیا۔ کیا اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے یا صرف قضا یا کچھ بھی نہیں؟

جواب: اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

سوال ۶۳: ایک شخص نے روزہ رکھا اور وہ نہیں جانتا تھا کہ اس پر غسل جنابت واجب تھا یا وہ اس بات سے ناواقف تھا کہ جنابت مبطلات روزہ میں سے ہے۔ کیا اس پر کفارہ واجب ہے؟

جواب: اس کا روزہ صحیح ہے۔

حیض سے متعلقہ احکام

سوال ۶۴: بعض خواتین ماہواری ایام کی علامتوں پر کبھی نماز اور کبھی کبھار روزے کو ترک کر دیتی ہیں جب کہ ابھی خون ظاہر نہیں ہوا ہوتا اور عام طور پر ایسا ماہانہ عادت سے ایک دن پہلے ہوتا ہے۔ تو اس دن کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: ان کے لئے خون کے ظاہر ہونے سے پہلے عبادت کو ترک کر دینا جائز نہیں ہے۔

سوال ۶۵: ایک عورت کے ماہانہ ایام کی مدت سات دن ہے۔ ساتویں دن اس کا خون نہایت ہی کم، رک رک کر اور زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر یہ ایام ماہ رمضان میں آئیں تو ساتویں دن:

۱) آیا اسے روزہ رکھنا ہوگا یا اس دن کا روزہ چھوڑ کر بعد میں قضا کرے؟

۲) اس کی نمازوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: ۱) اسے چاہئے کہ اس دن روزہ نہ رکھے بلکہ بعد میں قضا کرے۔

۲) اس دن اس پر کوئی نماز واجب ہی نہیں۔

سوال ٦٦: میری اہلیہ کا ماہواری خون آنے میں دیر ہوئی اور جب اس نے ڈاکٹر سے چیک اپ کرایا تو ڈاکٹر نے بتایا کہ وہ حاملہ ہے۔ پھر تین دن بعد خون کے چند قطرے کم مقدار میں اور رک رک کر آئے تو اس کی نماز اور روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ خون ۳ دن تک جاری نہ رہے چاہے شرمگاہ کے اندر ہی تو وہ استحاضہ ہوگا اور اس عورت کے لئے ضروری ہے کہ وہ وضو، غسل اور دیگر احکام میں استحاضہ کے وظیفے پر عمل کرے۔ اسے نماز پڑھنا ہوگی اور اس کے روزے مطلقاً صحیح ہیں۔

سوال ٦٧: اگر عورت کی بیماری اگلے سال تک لمبی ہو جائے تو کیا اس پر ماہ رمضان کے ان ایام کا فدیہ بھی واجب ہے جو حیض کے ایام تھے؟

جواب: واجب نہیں ہے۔

انیما لینا

سوال ۶۸: وہ آلہ جو کہ بعض مریضوں کے پیٹ میں مقام پاخانہ سے داخل کیا جاتا ہے کیا ماہِ رمضان کے دن میں روزے کو باطل کرتا ہے یا نہیں، جب کہ اس آلے کے ساتھ چکنا مادّہ بھی داخل کیا گیا تا کہ جسم میں آسانی سے داخل ہو سکے؟

جواب: جی باطل کرتا ہے۔

سوال ۶۹: کیا ماہِ رمضان یا رمضان کے علاوہ کے روزوں میں پانی یا کوئی دوسری مائع چیز مقامِ پاخانہ میں مجبوراً یا بلاوجہ داخل کرنے سے روزہ باطل ہوتا ہے؟

جواب: جی ہاں، روزہ باطل ہوتا ہے چاہے مجبوری ہی کیوں نہ ہو۔

سوال ۷۰: ایک شخص کو قبض کی بیماری ہے اور ضروری ہے کہ پاخانہ سے فارغ ہونے کے لئے کسی مائع سے انیما کرے اور نہ کرنے کی صورت میں ڈاکٹر کہتے ہیں کہ موت واقع ہو سکتی ہے تو اس کے روزے کا کیا حکم ہے اور اس پر کیا چیز واجب ہے؟

جواب: اگر وہ دن میں اس کام کے کرنے پر مجبور ہو تو انیما کرے گا اور روزے کی قضا بھی کرے گا۔

سوال ۷۱: میں بعض اوقات ضرورت پڑنے پر اپنے مقامِ پاخانہ میں پریشر سے پانی داخل کرتا تھا۔ یہ کام رمضان اور غیرِ رمضان دونوں میں ہوتا تھا اور وجہ یہ تھی کہ میں اس حکم سے جاہل تھا۔ میں یہ نہیں جانتا کہ میں نے پچھلے سال کے رمضان اور

اس سے گذشتہ سالوں میں کتنی مرتبہ یہ کام انجام دیا۔اب مجھے آپ سے معلوم ہوا کہ یہ کام روزے کو باطل کر دیتا ہے۔تو اب میرے لئے کیا حکم ہوگا جب کہ میں جاہل تھا اور اگر مجھ پر قضا واجب ہے تو کتنے دن کی قضا کرنی ہوگی؟

جواب: اگر یہ پیٹ تک نہیں پہنچتا تھا بلکہ صرف مقامِ پاخانہ میں داخل ہوتا تھا تو یہ روزے کو باطل نہیں کرتا ہے لیکن اگر یہ ثابت ہو جائے کہ وہ پانی پیٹ تک پہنچ جاتا تھا تو پھر صرف اتنی مقدار کی قضا واجب ہے جس کے بارے میں یقین ہے کہ روزہ باطل ہوا ہے اور مشکوک مقدار کی قضا ضروری نہیں ہے۔

قے کرنا

سوال ۲۷: ماہِ رمضان میں ظہر کی نماز کے بعد میری طبیعت خراب ہوگئی، سر گھومنے لگا اور سستی کی کیفیت ہوگئی۔اس کے بعد مجھے قے ہوئی، قے کے بعد کلی کی اور تین مرتبہ تھوک دیا اور روزہ مکمل کر لیا۔میرے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: آپ کا روزہ صحیح ہے۔

قضا و کفارہ اور فدیہ

قضا روزوں کے احکام

سوال۷۳: پچھلے سال میں رمضان کے روزے نہیں رکھ سکی تھی اور اب تک میرے لئے ان کی قضا کرنا ممکن نہیں ہوسکا ہے۔ اس لئے کہ میں اپنے بچے کو دودھ پلاتی ہوں اور میری صحت بھی میرا ساتھ نہیں دیتی ہے۔ اگر آئندہ رمضان آجائے اور میں ان کی قضا نہ کرسکوں تو میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر روزہ رکھنا آپ یا آپ کے بچے کے لئے اس طرح مضر ہو کہ رضاعت چھوڑنا پڑتی ہو اور رضاعت کے لئے کوئی دوسری مناسب عورت بھی نہ ہو تو آپ پر ہر اس دن کے لئے کہ جس میں آپ نے روزہ نہیں رکھا ایک مد طعام دینا واجب ہے۔ اس کے بعد اگر آپ کے لئے آئندہ رمضان تک اس کی قضا ممکن نہ ہو تو آپ پر آئندہ ماہ رمضان کے بعد اس کی قضا واجب ہے اور اس کے ساتھ ساتھ احتیاط واجب کی بناء پر ہر دن کے لئے ایک دوسرا فدیہ بھی ادا کرنا ضروری ہے جس کی مقدار ایک مد طعام ہے اور اگر آپ کے لئے آئندہ

رمضان کے روزے بھی رکھنا ممکن نہ ہو تو اس کے لئے بھی وہی حکم ہے جو گزر چکا ہے۔ ایک مد کی مقدار تقریباً ۷۵۰ گرام ہے۔

سوال۷۴: ایک شخص تقریباً ۳۰ سال سے سانس کی بیماری میں مبتلا تھا۔ وہ شخص اپنی بیماری کی بناء پر پمپ کا استعمال کرتا تھا اور علماء سے سنے ہوئے فتوے کے مطابق اسے یقین تھا کہ یہ چیز روزے باطل کر دیتی ہے۔ اسی بنا پر وہ کئی سال تک اپنے روزے کو باطل کرتا رہا۔ اب خداوند متعال کے فضل و کرم سے وہ شفایاب ہو چکا ہے لیکن کمزوری کی بناء پر اب تک وہ ان دنوں کے قضا روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتا ہے۔ کیا اس کے لئے کسی کفارے کو ادا کرنا کافی ہے؟ اس حالت میں اس کی شرعی ذمہ داری کیا ہے؟

جواب: اس پر قضا واجب ہی نہیں ہے۔ ہاں، اگر اس نے اب تک فدیہ ادا نہیں کیا تو ہر دن کے عوض ایک مد طعام فقیر کو ادا کر دے۔

سوال۷۵: ایک شخص ہائی بلڈ پریشر کا مریض ہے۔ اس نے ماہ رمضان میں شدید بھوک و پیاس اور تکلیف کی بناء پر جان بوجھ کر افطار کر لیا تو کیا اس پر قضا واجب ہے یا نہیں؟

جواب: اگر اس کے لئے ممکن ہو تو قضا واجب ہے۔ لیکن اگر اس کی بیماری اگلے سال تک باقی رہے تو اس پر سے قضا ساقط ہو جاتی ہے لیکن ہر دن کے عوض ایک مسکین کو ایک مد طعام بطور فدیہ ادا کرنا ہے جو تقریباً ۷۵۰ گرام ہے۔

سوال ۷۶: گذشتہ ماہ رمضان میں، میں بیماری کی وجہ سے روزے نہیں رکھ پایا تھا۔ پھر پورا سال گزر گیا لیکن میں نے روزوں کی قضا نہیں کی اس لئے کہ میں نہیں جانتا تھا کہ میرے لئے قضا کرنا ممکن ہے یا نہیں۔ اب میرا کیا وظیفہ ہے؟

جواب: اگر آپ نے ضرر کے خوف کی وجہ سے قضا نہیں کی تو آپ پر کوئی ذمہ داری نہیں ہے۔ اگر آپ کو بعد میں علم ہو جائے کہ میرے لئے قضا کرنا ممکن تھا تو آپ پر قضا واجب ہے۔ شک کی صورت میں کوئی چیز واجب نہیں ہے۔

سوال ۷۷: بلوغت کے ابتدائی سالوں میں میرے ساتھ کچھ مسائل پیش آئے، جن میں سے ایک یہ ہے کہ: میرے بڑے بھائی اپنے دوستوں کے ساتھ اس مسئلے پر گفتگو کر رہے تھے کہ سفر کے دوران ظہر سے پہلے یا بعد میں روزہ کھولنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اسی دوران میں بھی وہاں پہنچ گیا۔ میں نے سنا کہ ایک صاحب یہ کہہ رہے تھے کہ ظہر سے پہلے تو روزہ دار روزہ کھول سکتا ہے لیکن اذان کا وقت آنے کے بعد روزہ نہیں کھولا جا سکتا۔ میں اس بات کا الٹا مطلب سمجھا یعنی میں یہ سمجھا کہ کوئی بھی شخص چاہے وہ مسافر ہو یا نہ ہو، ظہر سے پہلے چاہے تو اپنا روزہ کھول سکتا ہے، لہٰذا میں نے فوراً ان سے پوچھ لیا کہ کیا واقعاً ظہر سے پہلے روزہ کھولا جا سکتا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، ظہر سے پہلے کھولا جا سکتا ہے بعد میں نہیں۔ وہ اپنے اعتبار سے سفر کا مسئلہ بتا رہے تھے جب کہ میں اپنے اعتبار سے عام روزہ سمجھ رہا تھا۔ اسی غلط فہمی کی وجہ سے میں نے چند روزے کھول دیئے تو اب میری اس سلسلے میں کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: آپ پر قضا واجب ہے اور قضا میں پہلے سال سے زیادہ تاخیر کرنے کا کفارہ بھی واجب ہے۔ کفارہ یہ ہے کہ ہر روزے کے عوض ۷۵۰ گرام کھانا کسی فقیر کو دیا جائے۔

سوال ۷۸: ماہانہ ایام کے سبب مجھ پر قضا روزے واجب ہیں۔ مجھے نہیں معلوم تھا کہ ایام عادت کی قضا واجب ہوتی ہے لہٰذا نہ ہی میں نے اس دن کا روزہ رکھا اور نہ ہی اس کی قضا کی۔ آج ۱۴ سال گزرنے کے بعد مجھ پر کیا واجب ہے۔ کیا میں فقط اس دن کی قضا کروں گی یا مجھ پر کفارے کا ادا کرنا بھی واجب ہے اور اگر کفارہ ادا کرنا واجب ہے تو اس کی مقدار کتنی ہے؟ کیا مجھ پر صرف اس دن کا کفارہ ادا کرنا واجب ہے جس کی میں قضا کروں گی یا ماضی کے تمام سالوں کے بارے میں یہی حکم ہے۔ اس لئے کہ مجھے علم ہے کہ میں نے ماضی کے تمام سالوں کے روزے رکھے ہیں، اور صرف اس دن کی قضا کی ہے؟

جواب: آپ پر قضا واجب ہے اور قضا میں تاخیر کی بناء پر فقط پہلے سال کے لئے کفارہ ادا کرنا بھی واجب ہے اور یہ کفارہ تقریباً ۷۵۰ گرام کھانا بنتا ہے جو ایک فقیر کو دینا ہے۔

سوال ۷۹: ایک شخص روزے کے معاملے میں کئی سال تک لاپرواہی کرتا رہا۔ کبھی وہ روزہ رکھتا تھا اور کبھی چھوڑ دیتا تھا اور روزہ نہ رکھنے والے دن مبطلات روزہ کو کئی مرتبہ استعمال کرتا تھا۔ اس پر کتنے ایام کی قضا واجب ہے؟ اس کے کفارے کی

مقدار کیا ہوگی؟ کیا موجودہ قیمت طعام کے اعتبار سے کفارہ کا ادا کرنا ضروری ہے یا وہ قیمت ادا کی جائے گی جو روزہ فوت ہوتے وقت تھی؟

جواب: صرف ان ایام کی قضا کرنا واجب ہے جن کے بارے میں یقین ہے کہ روزہ نہیں رکھا تھا۔ ان ایام کی قضا واجب نہیں کہ جن کے بارے میں احتمال بھی ہے کہ روزہ رکھ لیا تھا۔ اسی طرح جن ایام کے بارے میں یہ یقین ہے کہ عمداً روزہ باطل کر دیا تھا ان کا کفارہ ادا کرنا بھی ضروری ہے۔ کسی حرام یا حلال چیز سے روزہ باطل کرنے میں کفارے کے حوالے سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ کفارے میں طعام ہی کا ادا کرنا ضروری ہے قیمت ادا کرنا کافی نہیں ہے۔ قضا میں تاخیر کی بنا پر فقط پہلے سال کے لئے ہر دن کے عوض کفارۂ تاخیر کا ادا کرنا بھی ضروری ہے اور کفارۂ تاخیر کی مقدار ہر دن کے عوض ۷۵۰ گرام کھانے کا ادا کرنا ہے۔

سوال۸۰: ایک شخص کو معلوم نہیں تھا کہ بالغ ہونے کی کیا علامات ہیں۔ ایک عرصے تک اس نے روزے نہیں رکھے۔ پھر اس کو پتہ چلا کہ اس میں بالغ ہونے کی ایک علامت موجود تھی۔ اب اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: وہ اپنی نمازوں اور روزوں کی قضا کرے گا۔

سوال۸۱: میں نے اپنی جوانی یعنی بالغ ہونے کے بعد سے آج تک نہ ہی نماز پڑھی ہے اور نہ ہی روزہ رکھا ہے۔ اس وقت میری عمر ۳۰ سال ہے اور خداوند متعال نے

مجھے اپنی اطاعت کی جانب ہدایت فرمائی ہے اور میں اپنی ذمہ داری سے عہدہ برآ ہونا چاہتی ہوں۔ پچھلے سالوں میں جب میں نے اپنی والدہ سے روزے کے حوالے سے سوال کرتی تھی تو وہ یہی کہہ دیتی تھیں کہ جب تک تم نماز نہ پڑھو تم پر روزہ واجب نہیں ہوگا اور میں اسی جواب کو کافی سمجھ لیتی تھی تو اس پوری مدت کے دوران کیا مجھے جاہل اور معذور شمار کیا جائے گا یا مجھ پر جان بوجھ کر روزہ چھوڑنے والے شخص کا کفارہ عائد ہوگا۔ کفارہ واجب ہونے کی صورت میں ان ماہانہ ایام کو استثناء کرتے ہوئے جو اِن ۲۱ سالوں میں آئے تھے کیا ہر دن کے عوض مساکین کو کھانا کھلانا واجب ہے؟

جواب: اگر آپ کو یہی نہیں معلوم تھا کہ روزہ واجب ہوتا ہے تو آپ پر کفارہ واجب نہیں ہے اور اگر آپ روزے کے وجوب کو جانتی تھیں تو آپ پر ہر دن کے لئے کفارہ واجب ہے سوائے ان ایام کے کہ جن میں شرعی عذر حیض، مرض یا سفر کی صورت میں موجود تھا۔ ہاں، کفارے کے سلسلے میں اختیار ہے کہ ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلایا جائے یا ہر دن کے عوض تقریباً ۷۵۰ گرام کھانا دیا جائے یا ہر دن کے عوض مسلسل دو مہینے روزے رکھے جائیں۔ اس کے علاوہ آپ پر ہر سال کے روزوں کی قضا ایک سال سے زیادہ تاخیر سے انجام دینے کی وجہ سے تاخیر کرنے کا فدیہ بھی واجب ہوگا۔ یہ فدیہ کسی فقیر کو تقریباً ۷۵۰ گرام کھانے کی مقدار میں ہر روز کے عوض ادا کیا جائے گا۔

سوال۸۲: ایک لڑکی سنِ بلوغت تک پہنچ چکی تھی لیکن اس نے مسلسل تین ماہِ رمضان تک

فقط بعض روزے رکھے تھے۔ وہ روزوں کے وجوب سے بھی جاہل تھی اور نہ ہی گھر والوں نے اسے اپنی شرعی ذمہ داری کی جانب توجہ دلائی۔ کیا اس پر جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ واجب ہے؟ اسے معلوم ہے کہ اب تک وہ تمام روزوں کو ملا کر ایک مہینے کے روزے رکھ چکی ہے۔

جواب: اس پر صرف قضا واجب ہے۔

سوال ۸۳: ایک بچی نے بلوغت کے وقت حکم شرعی سے ناواقفیت کی بناء پر روزے نہیں رکھے تھے کیوں کہ اس کے والدین نے کبھی اس جانب توجہ ہی نہیں دی تھی۔ اب اس پر کیا واجب ہے؟

جواب: اس پر فقط قضا واجب ہے۔

سوال ۸۴: اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے پچھلے سال کے روزے اگلے ماہ رمضان کے آنے تک قضا نہ کیے ہوں؟

جواب: اس مسئلہ کی کئی صورتیں ہیں۔ آپ کے سوال سے ظاہر یہ ہو رہا ہے کہ اس نے کسی عذر کی بناء پر اس ماہ رمضان کے روزے نہیں رکھے تھے اور جان بوجھ کر اگلے سال تک اس کی قضا نہیں کی۔ اس شخص پر واجب ہے کہ وہ اس کی قضا کے ساتھ ساتھ فدیہ بھی ادا کرے اور یہ فدیہ ۷۵۰ گرام طعام ہے جو ہر دن کے عوض کسی فقیر کو دیا جائے گا۔

سوال ۸۵: اگر کوئی شخص روزے کی قضا کو دوسرے ماہ رمضان تک موخر کر دے تو اس پر کیا

واجب ہے؟

جواب: اس پر کفارہ تاخیر واجب ہے۔ کفارہ ۷۵۰ گرام کھانا ہے جو ہر دن کے عوض فقیر کو ادا کرنا ہے۔

سوال ۸۶: ایک عورت نے کسی عذر کی بنا پر ماہ رمضان کے روزے کو باطل کر دیا۔ اس کے بعد ایک سال گزر گیا لیکن اس کی قضا نہیں کی۔ اس پر کتنا کفارہ واجب ہے؟

جواب: قضا واجب ہے اور ضروری ہے کہ ۷۵۰ گرام کھانا مثلاً آٹا یا کھجور بھی بطور کفارہ ایک فقیر کو دے۔

سوال ۸۷: اگر کوئی شخص ماہِ رمضان میں دن کے وقت جان بوجھ کر روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دے تو کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔

سوال ۸۸: وہ شخص جس پر ماہ رمضان کے قضا روزے واجب ہوں کیا وہ کسی مرحوم کے لئے اجارے پر یا بغیر اجارے کے روزہ رکھ سکتا ہے؟

جواب: اگر وہ روزہ جسے اجارہ لئے بغیر رکھا گیا ہے، واجب ہو مثلاً ماہ رمضان کے قضا روزے تو اس کا صحیح ہونا بعید نہیں ہے اگرچہ اس نے یہ کام ماہ رمضان کے روزوں کی قضا سے پہلے کیا ہو۔

سوال ۸۹: وہ شخص کہ جس پر قضا روزے واجب ہوں کسی دوسرے شخص کے لئے اجارے کے روزے رکھ سکتا ہے؟ اور اگر یہ جائز ہے تو کیا یہ مکروہ ہے؟

جواب: جائز ہے اور اس میں کراہت بھی نہیں ہے۔

سوال ۹۰: ایک شخص کا ارادہ تھا کہ وہ کسی ایسے دن روزہ رکھے گا جس دن روزہ رکھنا مستحب ہے جب کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ اس پر قضا روزہ بھی واجب ہے۔ پھر اس نے مستحب دن میں فقط مستحب کی نیت سے روزہ رکھ لیا، تو کیا یہ جائز ہے؟ اور کیا اس کے لئے یہ جائز ہے کہ وہ مستحب دن میں واجب اور مستحب دونوں کی نیت سے روزہ رکھ لے؟ ایسا کرنے سے کیا اسے اس دن کے مستحب روزے کا ثواب حاصل ہوگا؟ اور اگر وہ اس دن کے روزے کی نذر کرلے تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے لئے مستحب روزے کی نیت کرنا جائز نہیں بلکہ ضروری ہے کہ وہ قضا کا قصد کرے اور اگر وہ قضا روزہ رکھ لے تو اسے مستحب روزے کا ثواب بھی ملے گا۔ اس کے لئے کسی معین دن کے روزے کی نذر کرنا جائز نہیں ہے سوائے اس صورت میں کہ اس کے لئے نذر سے پہلے تمام قضا روزوں کی ادائیگی ممکن ہو۔ نذر کے بعد اس پر سب سے پہلے قضا واجب ہوگی اس کے بعد نذر کو پورا کرنا ضروری ہوگا۔

سوال ۹۱: کیا اس شخص کو بیک وقت واجب اور مستحب روزوں کا ثواب مل سکتا ہے جس پر بعض روزے واجب ہوں اور وہ ان مہینوں میں روزے رکھے جن میں روزہ رکھنا مستحب ہے (مثلاً رجب اور شعبان کے مہینے)؟

جواب: انشاءاللہ، اسے دونوں کا ثواب حاصل ہوگا۔

سوال۹۲: کیا واجب روزوں کی قضا بجالاتے ہوئے اسے معین کرنا اور ترتیب کا خیال رکھنا واجب ہے؟

جواب: واجب نہیں ہے۔

سوال۹۳: کیا روزوں کی قضا میں ترتیب کا خیال رکھنا واجب ہے؟

جواب: واجب نہیں ہے۔

سوال۹۴: کیا ان ایام میں قضا روزے رکھنا جائز ہے جن میں دن چھوٹے ہوتے ہیں؟

جواب: جائز ہے۔

سوال۹۵: اگر کوئی شخص سفر میں مرجائے تو کیا اس کے سفر کے ایام کی قضا واجب ہے؟

جواب: واجب نہیں ہے۔

فدیہ دینے کے احکام

سوال۹۶: اگر کوئی شخص روزہ رکھنے سے معذور ہو اور اس کے لئے فدیہ دینا ضروری ہو تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ ماہِ رمضان کے آتے ہی فدیہ دے دے یا ماہِ رمضان کے بعد دے یا واجب ہے کہ انتظار کرے یہاں تک کہ اگلے سال کا ماہِ رمضان آجائے جب کہ وہ یہ جانتا ہے کہ اس کے لئے کسی بھی صورت میں

قضا کرنا ممکن نہیں ہے؟

جواب: بوڑھے مرد اور عورت کے علاوہ ہر ایک کے لئے واجب ہے کہ انتظار کرے۔

سوال ۹۷ کیا اس مریض کے لئے جائز ہے کہ جسے اطمینان یا شک ہو کہ اس کا مرض برقرار رہے گا، کہ وہ ماہِ رمضان شروع ہونے سے پہلے ہی فدیہ نکال دے۔ اسی طرح حاملہ عورت یا دودھ پلانے والی عورت کے لئے کہ جس کا روزہ رکھنا اس کے بچے کے لئے مضر ہو، کیا یہی حکم ہوگا؟

جواب: فدیہ نکالنا کافی نہیں ہوگا سوائے اس کے بیماری اتنی طویل ہو جائے کہ اگلے سال کے رمضان سے پہلے وہ روزے رکھنا ممکن نہ ہو۔ البتہ حاملہ اور دودھ پلانے والی عورت کے لئے اس دن کا روزہ گزر جانے کے بعد فدیہ نکالنا صحیح ہے۔

سوال ۹۸: کیا تاخیر کا کفارہ سارے قضا روزے رکھنے کے بعد ایک ساتھ دینا ضروری ہے یا ہر دن کا کفارہ اس دن کی قضا کے بعد دینا ضروری ہے؟

جواب: کفارہ تاخیر کا ادا کرنا روزے کی قضا کرنے پر موقوف نہیں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص روزے کی قضا نہ کرے تب بھی اس کا ادا کرنا واجب ہے۔

سوال ۹۹: ایک شخص پر ماہ رمضان کے روزوں کی قضا واجب تھی لیکن اس نے بیس سال تک ان روزوں کی قضا نہیں کی۔ کیا اس پر صرف پہلے سال کا کفارۂ تاخیر واجب ہے یا جتنے سال تاخیر ہوئی ہے کفارہ بھی اسی اعتبار سے بڑھتا جائے گا؟

جواب: فقط پہلے سال سے تاخیر کا کفارہ ادا کرنا ضروری ہے۔

سوال۱۰۰: اگر کوئی مریض ماہ رمضان میں سفر کرے اور اس کا مرض اگلے ماہ رمضان تک باقی رہے اور اس کے لئے قضا ممکن نہ ہو تو کیا اس سے فدیہ ساقط ہو جائے گا؟

جواب: ساقط نہیں ہوگا۔

سوال۱۰۱: کیا ماہ رمضان کے روزوں کی قضا کی تاخیر کا فدیہ فوراً ادا کرنا واجب ہے یا اسے موخر کر دینا جائز ہے؟

جواب: فدیہ کی ادائیگی کو اگلے ماہ رمضان تک موخر کرنا واجب ہے۔

سوال۱۰۲: کیا ایسی بوڑھی عورت پر فدیہ واجب ہے جس نے ماہِ رمضان میں روزہ رکھا ہو لیکن اسے مکمل نہ کر سکی ہو؟

جواب: اگر اس کے لئے روزہ رکھنا مشقت کا باعث ہو تو فدیہ دینا واجب ہے لیکن اگر اس کے لئے روزہ رکھنا ممکن ہی نہ ہو تو پھر اس پر کوئی فدیہ نہیں ہے۔

سوال۱۰۳: کیا روٹی یا آٹے کے بجائے چاول کو کفارہ تاخیر کے طور پر ادا کرنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال۱۰۴: کیا فدیہ میں طعام دینا ہی ضروری ہے یا قیمت کا ادا کرنا بھی کافی ہے؟

جواب: فقیر کو کھانا دینا ہی واجب ہے۔

سوال۱۰۵: جس شخص کو روزے کی قضا کی تاخیر کا کفارہ دیا جا رہا ہو کیا اس کو بتانا ضروری

ہے کہ یہ کفارہ ہے؟

جواب: واجب نہیں ہے۔

کفارے کے احکام

سوال ۱۰۶: اگر ایک شخص جاہل ہونے کی بناء پر ایک ایسی چیز سے اپنا روزہ باطل کردے جس سے کفارہ واجب ہوجاتا ہے تو کیا اس پر قضا کے ساتھ کفارہ بھی واجب ہے؟

جواب: اس پر کفارہ واجب نہیں ہے لیکن اگر وہ اس شے کے مبطلات روزہ میں ہونے کے بارے میں تردد کا شکار تھا تو احتیاط واجب کی بناء پر کفارہ واجب ہے۔

سوال ۱۰۷: اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس پر کفارہ جمع یا اختیاری واجب ہو اور وہ اپنے کفارے کے روزوں کو خوف، بڑھاپے، مشکلات، روحانی عیب یا مرض کی بنا پر اتنا موخر کردے کہ اگلا ماہِ رمضان آجائے اور اس مسئلے میں فقیر یا غنی ہونے کے حوالے سے اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر الگ سے کوئی شے واجب نہیں ہے۔ اس کے علاوہ حضرت آیۃ ا.....سیستانی ماہِ رمضان میں روزے کو باطل کرنے کے کسی مسئلے میں بھی کفارۂ جمع کا حکم نہیں لگاتے ہیں۔

سوال ۱۰۸: اگر کوئی شخص نعوذ باللہ من ذٰلک ماہِ رمضان میں کسی حرام سے کے ذریعے اپنا

روزہ باطل کرلے تو آپ کے فتوے کے مطابق کیا اسے اختیاری کفارہ دینا ہے یا اس پر جمع کا کفارہ ادا کرنا واجب ہے؟

جواب: اس کے لئے کفارہ اختیاری کافی ہے۔

سوال ۱۰۹: جو شخص ماہ رمضان میں اپنے روزے کو حرام سے باطل کردے (نعوذ باللہ من ذٰلک) جب کہ اس کا ارادہ روزہ توڑنے کا نہیں تھا۔ بہرحال اب وہ کفارہ کے طور پر ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا چکا ہے کیا اس پر دو مہینے متواتر روزے رکھنا بھی واجب ہے؟

جواب: اب اس پر صرف قضا واجب ہے اور کفارے کے طور پر جو ادا کر چکا ہے وہی کافی ہے۔

سوال ۱۱۰: میں نے آپ کی کتاب (الفقه للمغتربين) میں پڑھا تھا کہ ماہ رمضان میں ایک دن روزے کو باطل کرنے کا کفارہ ۶۰ مساکین کو کھانا کھلانا ہے۔ وہ مقدار جو دینا لازم ہے اسے معین فرما دیجئے۔ کیا کھانے کے بجائے قیمت ادا کرنا کافی ہوگا؟ اور مسکین کس شخص کو کہا جائے گا؟

جواب: ہر فقیر کو ۷۵۰ گرام آٹا، گیہوں، کشمش، روٹی یا ان جیسی اشیاء میں سے کوئی بھی شے دینا ضروری ہے۔ فقیر وہ شخص ہے جس کے پاس ایک سال تک کا خرچہ موجود نہ ہو اور نہ ہی وہ اس بات کی صلاحیت رکھتا ہو کہ کام کاج کر کے کما سکے۔ کھانے کے بجائے قیمت کا ادا کرنا کافی نہیں ہے۔

سوال ۱۱۱: ایک مد طعام کی مقدار کتنی ہے جو روزہ توڑنے کے کفارے میں ہر فقیر کو دینا واجب ہے؟

جواب: ایک مد طعام تقریباً ۷۵۰ گرام ہے اور ضروری ہے کہ طعام ہی دیا جائے یعنی قیمت ادا کردینا کافی نہیں ہوگا سوائے اس صورت میں کہ یقین ہوجائے کہ وہ اس رقم سے آٹا یا روٹی خرید لے گا۔

سوال ۱۱۲: ایک شخص نے ماہِ رمضان میں دو روزے توڑے اور چاہتا ہے کہ بطور کفارہ کھانا ادا کرے۔ تو کفارے کی ادائیگی کے لئے کھانے کے عوض کتنی رقم اس پر واجب الادا ہے؟

جواب: قیمت کا بطور کفارہ ادا کرنا کافی نہیں ہوگا بلکہ ضروری ہے کہ ہر دن کے لئے ۶۰ فقراء کو ۷۵۰ گرام کھانا ہی ادا کرے۔ یہ کھانا گیہوں، آٹا، روٹی، کھجور یا انہی جیسی غذاؤں کی صورت میں ہوسکتا ہے۔

سوال ۱۱۳: کیا بطور کفارہ دئے جانے والے طعام کے عوض قیمت ادا کرنا جائز ہے؟

جواب: ضروری ہے کہ کھانا ہی دیا جائے اور قیمت کا ادا کرنا کافی نہیں ہوگا۔ ہاں، کسی ایسے شخص کو قیمت ادا کرنا جائز ہے جو قابل اعتماد ہو اور اسے وکیل بنایا جائے کہ وہ کھانا خرید کر فقیر کو دے دے۔

سوال ۱۱۴: کیا روٹی کا بطور کفارہ ادا کردینا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال ۱۱۵: کیا جان بوجھ کر یا عذر کی بنا پر روزہ توڑنے کے کفارے میں کوئی فرق ہے؟

جواب: مد کی حیثیت سے دونوں میں کوئی فرق نہیں ہے لیکن جان بوجھ کر روزہ توڑنے والے کے لئے ٦٠ اور عذر رکھنے والے کے لئے فقط ایک فقیر کو کھانا کھلانا کافی ہے۔

سوال ۱۱٦: کیا ایسے دینی اداروں کو کفارہ دینا جائز ہے جو فقراء کے لئے کام کرتے ہوں؟

جواب: اس صورت میں جائز ہے جب اس بات کا بھروسہ ہو کہ وہ کفارہ مستحقین تک پہنچا دیں گے۔

سوال ۱۱۷: اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے بطور کفارہ دو مہینے متواتر رکھے جانے والے روزوں میں سے آخری روزے کو زوال کے بعد عمداً باطل کر دیا ہو؟

جواب: اس پر ایک دن کا روزہ واجب ہے۔

سوال ۱۱۸: آپ نے فرمایا ہے کہ جسے اپنے قضا روزوں کی تعداد کا علم نہ ہو اس پر لازم ہے کہ اتنی مقدار میں قضا کرے کہ جس کے بارے میں قضا ہونے کا یقین ہے اور اس پر یہ بھی لازم ہے کہ وہ ہر اس روزے کے عوض جو اس نے جان بوجھ کر قضا کیا ہو کفارہ ادا کرے اور یہ کہ یہ کفارہ کھانے کی صورت میں ادا کیا جائے گا اور ضروری ہے کہ کھانا ہی دیا جائے اور اس کے عوض قیمت کا ادا کرنا کافی نہیں ہوگا اور اس کے ساتھ ساتھ قضا میں پہلے سال سے تاخیر کے لئے اس پر فدیہ

بھی واجب ہے جو تقریباً ۷۵۰ گرام ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ اس شخص کے لئے کفارہ ادا کرنا ممکن نہیں ہے اس لئے کہ نہ ہی وہ بطور کفارہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتا ہے اور نہ ہی وہ کھانا کھلا سکتا ہے۔ کیا ممکن ہے کہ وہ اس کفارہ کے عوض کچھ مال فقیر کو دے دے۔ اس مال کی مقدار کتنی ہونی چاہئے؟

جواب: وہ ایسا کرے کہ کھانے کی قیمت کسی مستحق فقیر کو دے اور فقیر کو اپنا وکیل بنائے کہ وہ کفارہ کی بابت اس قیمت سے طعام خرید لے لیکن جب تک فقیر یہ کام نہ کرے اس شخص سے ذمہ داری ساقط نہیں ہوگی۔ ہاں، اگر حالات کی تنگی کی بناء پر اس کے لئے طعام کی قیمت کا ادا کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اپنی استطاعت کے مطابق صدقہ دے اور اگر یہ بھی نہ کر سکے تو پھر ضروری ہے کہ صرف استغفار کرے۔

سوال ۱۱۹: اگر کوئی شخص ماہِ رمضان میں دن کے وقت جماع کے علاوہ مبطلات روزہ میں سے کوئی چیز تکرار کردے تو کیا کفارہ بھی تکرار ہو جائے گا؟

جواب: کفارہ تکرار نہیں ہوگا۔

سوال ۱۲۰: کیا اس شخص کے لئے کہ جس پر جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ ہو، کسی مرحوم کے لئے اجارہ کے روزے رکھنا یا بلا قیمت روزے رکھنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال ۱۲۱: کیا اس شخص کے لئے مستحب روزے رکھنا جائز ہے جس کے ذمے کفارے کا

روزہ واجب الادا ہو اور کیا اس صورت میں کوئی فرق پڑے گا جب اس کا ارادہ طعام کے ذریعے سے کفارہ دینے کا ہو؟

جواب: ایسے شخص کے لئے مستحب روزہ رکھنا جائز ہے، جائز نہ ہونے کا حکم صرف ماہِ رمضان کے قضا روزوں کے بارے میں ہے۔

سوال۱۲۲: کیا وہ شخص جس پر ماہِ رمضان میں جان بوجھ کر روزہ توڑنے کا کفارہ ہے، مستحب روزہ رکھ سکتا ہے۔

جواب: جی ہاں، رکھ سکتا ہے۔

مسافر کے روزوں کے احکام

سوال ۱۲۳: اگر کوئی روزہ دار زوال سے پہلے سفر کرے تو کیا اس پر روزہ رکھنا واجب ہے، اور کیا اس صورت میں حکم مختلف ہوگا جب رات سے ہی اس کی سفر کی نیت ہو یا رات سے نیت نہ ہو؟

جواب: اس پر احتیاط واجب کی بناء پر روزہ توڑ دینا ضروری ہے خصوصاً اس صورت میں جب کہ اس کی رات سے سفر کی نیت ہو۔

سوال ۱۲۴: ماہِ رمضان میں رات کے وقت ایک شخص کی نیت تھی کہ وہ دوسرے دن زوال سے پہلے سفر کرے گا، صبح کے وقت اس نے سفر کا ارادہ ترک کر دیا تو کیا اس سے روزے کو ضرر پہنچے گا؟

جواب: روزہ صحیح ہے۔

سوال ۱۲۵: اگر کوئی شخص مسافر ہو اور وہ اپنے شہر میں زوال کے بعد داخل ہو تو کیا اس پر روزہ رکھنا واجب ہے جب کہ اس نے کوئی مبطل انجام نہ دیا ہو؟

جواب: احتیاط واجب کی بناء پر اس کا روزہ باطل ہے۔

سوال ۱۲۶: افطار کے بعد میں ایسے شہر کی طرف گیا جو یقیناً ۴۴ کلومیٹر سے زیادہ دور تھا۔ اپنے شہر میں میری واپسی دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد ہوئی۔ رسالہ عملیہ سے جو میں نے سمجھا وہ یہ تھا کہ میں نے نیت نہیں کی ہوئی تھی لہٰذا میں نے کھانا وغیرہ کھا لیا، تو کیا مجھ پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں یا صرف قضا واجب ہے؟

جواب: صرف قضا کرنا کافی ہے۔

سوال ۱۲۷: ایک شخص روزانہ کے کام کے لئے شہر سے باہر نکلا۔ اس نے سفر کا حساب جب شہر کے باہر سے کیا تو دیکھا کہ اس مقام تک کا فاصلہ ۲۰ کلومیٹر تھا۔ اسے شک ہوا کہ کہیں اس کی نماز قصر تو نہیں ہے، لہٰذا اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ زوال سے پہلے اپنے شہر واپس پلٹ آئے گا۔ لیکن وہاں پر کام کرنے والے منیجر نے اسے منع کیا اور کہا کہ فاصلہ کم ہے، پس وہ وہاں رکا رہا۔ واپس آ کر اس نے مقامی عالم سے اس بارے میں سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ آپ پر قصر واجب ہے کیونکہ وہ تو خانہ بدوشوں میں سے ہیں اور انہوں نے آپ کو بھی خانہ بدوش سمجھ کر ہاں کی۔ اب میرے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اگر اس شخص کو منیجر کی بات پر اطمینان ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے، جب کہ اس کی ذمہ داری افطار کرنا تھی۔

سوال ۱۲۸: میں ایک سرکاری ملازم ہوں۔ مجھے رمضان سے تین دن پہلے ادارے کے ایک آدمی کے ہمراہ کسی کام سے سفر پر بھیجا گیا۔ مجھے معلوم تھا کہ مجھے ۱۰ دن تو قطعاً نہیں رہنا ہے۔ لیکن ابھی ہم سفر میں ہی تھے اور ماہِ رمضان آ گیا میرے روزوں اور نمازوں کا کیا حکم ہے۔ جب کہ ابھی میرا کام چل رہا ہے؟

جواب: آپ نمازوں کو قصر کریں اور روزے نہ رکھیں۔

سوال ۱۲۹: امریکہ میں مجھے ایک شہر سے دوسرے شہر تک سفر کرنا ہے۔ جس شہر میں، میں رہتا ہوں وہاں مغرب کا وقت دوسرے شہر کے دو گھنٹے بعد ہوتا ہے۔ ہم نے مغرب کی نماز سے ایک گھنٹے پہلے سفر اختیار کیا تو کیا جہاز میں ہمارا افطار اس شہر کے مطابق ہوگا کہ جہاں پر افطار کا وقت ہمارے جہاز میں سوار ہونے سے پہلے ہی ہو چکا ہے؟

جواب: افطار کے لئے وقت کا تعین اس مقام کے اعتبار سے ہوگا جہاں آپ موجود ہیں۔ لہٰذا اگر آپ جہاز میں بیٹھے ہیں اور سورج غروب ہو گیا اور مشرق کی سرخی زائل ہو گئی تو افطار کرلیں ورنہ سورج غروب ہونے تک روزے پر باقی رہیں بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر اتنا انتظار کریں کہ سرخی زائل ہو جائے۔

سوال ۱۳۰: ماہِ رمضان میں ایک شخص نے دن میں سفر کا ارادہ کیا اور ایک شہر سے دوسرے شہر کا فاصلہ فضائی راستے کے ذریعے طے کیا تا کہ شہر میں ۱۵ دن سے زیادہ قیام کر سکے تو کیا اس کا روزہ باطل ہے؟

جواب: اس کا سفر اگر ظہر سے پہلے ہو تو اس کے لئے جائز ہے کہ شہر سے باہر نکلنے کے بعد روزہ کھول دے۔

سوال ۱۳۱: اگر ایک شخص ماہِ رمضان میں ایک خاص شہر کی طرف سفر کرے جہاں اس کے قیام کی مدت دس دن سے کم ہو تو کیا اس کے لئے جائز ہے کہ وہ اس دوران روزے رکھے جب کہ وہ یہ جانتا ہے کہ وہ تمام روزے بغیر کسی تکلیف کے رکھ سکتا ہے اور اگر جائز نہیں تو کیا کوئی ایسا راستہ نکل سکتا ہے کہ اس کے لئے مذکورہ صورت حال میں روزہ رکھنا جائز ہو جائے؟

جواب: جب تک ایک جگہ پر کم از کم دس دن قیام کا ارادہ نہ ہو روزہ رکھنا جائز نہیں ہے۔

سوال ۱۳۲: ایک شخص نے ماہِ رمضان میں ایسی جگہ کی طرف سفر کیا کہ دورانِ سفر ہی اس کے لئے روزہ کھولنا ضروری ہو گیا اور بالآخر اس نے روزہ کھول لیا۔ یہاں تک تو بات واضح ہے۔ وہ مقام جس طرف اس نے سفر کیا تھا اس کی دوسری رہائش گاہ ہے جہاں وہ قیام کے دوران مکمل طور پر بغیر روزے کے رہا۔ اس کی مدتِ قیام دس دن سے زیادہ تھی اور وہ تقریباً ۱۴ دن مسلسل وہاں رہا۔ اب اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

(اور کفارہ واجب ہونے کی صورت میں) کیا وہ ایسا کر سکتا ہے کہ اگر دو مہینے روزے رکھنے کی قدرت نہ رکھتا ہو تو، بلکہ اگر قدرت رکھتا ہو تب بھی ٦٠

مسکینوں کو کھانا کھلا دے؟

جواب: اگر اس کا ارادہ دس دن یا اس سے زیادہ رہنے کا تھا تو اس پر روزے واجب تھے اور اب اس پر قضا و کفارہ دونوں واجب ہیں۔ ہاں، اگر اسے روزے واجب ہونے کے بارے میں علم ہی نہ تھا اور اس سلسلے میں اسے کوئی شک بھی نہ تھا تو اس پر صرف قضا ہے۔

(کفارے کے سلسلے میں) کافی ہے کہ ۶۰ مسکینوں کو ۷۵۰ گرام طعام دے اور قضا کے دنوں کی مقدار کے لحاظ سے اس کو دہرائے۔

ہاں، اگر اس کا ارادہ دس دن ٹھہرنے کا نہ تھا اور بغیر کسی ارادے کے اتفاق سے دس دن تک ٹھہر گیا تھا تو اس کے لئے ضروری تھا کہ افطار کرے اور اب اس پر صرف قضا واجب ہے۔

سوال ۱۳۴: میں دو مہینے پہلے ہی آسٹریلیا پہنچا ہوں اور آج کل پرتھ میں مقیم ہوں۔ مجھے شہر سے پچاس کلومیٹر دور دو ہفتے کے لئے کام ملا ہے جہاں مجھے روزانہ صبح جانا ہوگا اور شام کو واپسی ہوگی۔ اس دوران شہر میں اور کام کی جگہ پر نماز اور روزے کے اعتبار سے کیا حکم ہے؟ پھر یہ طے پایا ہے کہ میں اس شہر کو چھوڑ کر کسی اور شہر میں نقل مکانی کرلوں گا تا کہ کام کاج کیا جا سکے۔ وہاں اس اعتبار سے میری کیا ذمہ داری ہوگی؟

جواب: اگر اگلے شہر میں جا کر کام کے لئے مستقل سفر میں نہیں رہنا، یعنی مستقل سفر صرف انہیں دو ہفتوں کے لئے ہے تو ضروری ہے کہ آپ نمازیں قصر کریں اور

روزے نہ رکھیں، بلکہ بعد میں روزوں کی قضا کریں۔

سوال۱۳۴: ادارے کی طرف سے ایک شخص کو ماہِ رمضان میں کام پر بھیجا گیا۔ کام کی جگہ ادارے سے چالیس کلومیٹر سے زیادہ کے فاصلے پر ہے، جیسے قطیف سے دمام تک کا فاصلہ۔ تو اس جگہ پر روزے رکھنے کا کیا حکم ہے اور کیا اس کے لئے واجب ہوگا کہ ان دنوں کے روزوں کی قضا کرے؟

جواب: اگر وہ سفر سے دس دن سے پہلے ہی پلٹ آئے اور اسے کثیر السفر بھی نہ کہا جاسکتا ہو مثلاً اس کا یہ کام صرف رمضان کے ایک مہینے یا مثلاً صرف دو مہینوں کے لئے ہو تو اسے چاہیے کہ سفر کے دنوں میں روزے نہ رکھے بلکہ بعد میں ان کی قضا کرے۔

سوال۱۳۵: اگر کسی ملازمت پیشہ سے کہا جائے کہ وہ ماہِ رمضان میں اپنے شہر سے کسی دوسرے شہر جائے جو شرعی مسافت سے دور ہو اور وہاں سات دن قیام کرے، اس طرح کہ صبح جائے اور زوال کے بعد پلٹے تو اس کے روزوں اور نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: نمازوں کو قصر کرے، روزے نہ رکھے اور بعد میں قضا کرے۔

سوال۱۳۶: اگر کوئی شخص اپنے وطن میں کام کرتا ہو لیکن اس کی duty ایسی ہو کہ اس کو اپنے کام کی مناسبت سے دوسری جگہ جانا پڑتا ہو جو کہ شرعی مسافت سے زیادہ دور ہوتی ہے۔ کبھی کبھار یہ سفر مہینے میں ایک بار ہوتا ہے اور کبھی زیادہ مرتبہ بھی ہوتا

ہے جب کہ کبھی سال میں ایک ہی مرتبہ ہوتا ہے۔ یہ سب کچھ، کام کی نوعیت کے اعتبار سے ہوتا ہے اس لئے کہ وہ شہری حفاظت کی ریز روفورس میں ہے اور اسے تیار رہنا پڑتا ہے کہ کسی بھی وقت اسے کال کیا جاسکتا ہے۔ اس شخص کے روزوں اور نمازوں کے بارے میں کیا حکم ہے جب اسے کام کے سلسلے میں مسافت شرعیہ سے دور جانا پڑ جائے؟

جواب: اس کے لئے ضروری ہے کہ نماز کو قصر کرے اور روزہ افطار کرے۔

سوال ۱۳۷: ایک شخص کی ملازمت شہر میں ہے لیکن کام کی نوعیت کے اعتبار سے اتنا سفر بھی کرنا پڑتا ہے کہ اس کی نماز قصر ہو جاتی ہے۔ ایسے شخص کے روزوں کا کیا حکم ہے اور کیا روزے کے مستحب، واجب اور قضا ہونے کے اعتبار سے حکم مختلف ہوگا۔ یہ بات واضح رہے کہ یہ سفر غیر محدود ہیں، یعنی کبھی ایک ہفتے میں تین بار جانا پڑتا ہے اور کبھی دو ہفتوں میں ایک بار اور یہ سب کام کی نوعیت کے اعتبار سے ہوتا ہے؟

جواب: جب بھی اسے اتنا سفر کرنا پڑے جس سے نماز قصر ہو جاتی ہو تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا لیکن اگر وہ زوال سے پہلے اپنے وطن لوٹ آئے اور اس نے مبطلات میں سے کوئی کام بھی انجام نہ دیا ہو تو اس صورت میں ضروری ہے کہ وہ روزے کی نیت کرلے۔

سوال ۱۳۸: اگر کوئی شخص ایسی جگہ کام کرتا ہے جو کہ اس کے اپنے وطن سے شرعی مسافت

کے برابر دور ہے، لیکن اس شخص کے کام کے لئے کوئی مخصوص مدت اور وقت معین نہیں ہے کہ وہ اس اعتبار سے ایک ماہ یا اس سے زیادہ یا اس سے کم کے لئے وہاں قیام کر سکے، بلکہ جب بھی کام پیش آتا ہے تو اسے ادارے کی طرف سے وہاں بلا لیا جاتا ہے اس صورت حال میں اس کے روزے اور نماز کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ جانتا ہو کہ اسے کم از کم دس دن مسلسل رکنا ہے تو ضروری ہے کہ نماز مکمل پڑھے اور روزے بھی رکھے ورنہ تیس دن تک قصر کرے گا اور افطار کرے گا۔ پھر ۳۰ دن کے بعد چاہے ایک دن بھی ٹھہرنا پڑے روزہ بھی رکھے گا اور نماز بھی مکمل پڑھے گا۔

سوال ۱۳۹: اگر کوئی شخص چار رکعتی نماز ادا کرنے کے بعد دس دن قیام کے ارادے کو ترک کردے تو کیا اس پر روزہ رکھنا اسی طرح واجب ہے جس طرح قیام کی باقیماندہ مدت میں نماز کو تمام پڑھنا واجب ہے؟

جواب: جی ہاں، روزے کا حکم بغیر کسی فرق کے نماز کے حکم کی طرح ہے۔

سوال ۱۴۰: سفر کے دوران ایک شخص نے ایک شہر میں دس دن قیام کا ارادہ کیا۔ لیکن کسی وجہ سے وہ اس شہر میں نہیں ٹھہرا اور ۱۰ دن مکمل نہیں کیئے۔ اس گزری ہوئی مدت کی نمازوں اور مستحب روزوں کا کیا حکم ہے؟

جواب: اس کی نمازیں اور روزے صحیح ہیں بلکہ اگر اس نے چار رکعتی نماز پڑھنے کے

بعد اپنا ارادہ ختم کیا ہے تو جب تک وہ وہاں رہے گا پوری نمازیں پڑھے گا، چاہے اب اس کی نیت صرف ایک نماز تک وہاں رہنے کی ہو۔

سوال ۱۴۱: ایک شخص دوسرے شہر میں کام کرتا ہے اور ہفتہ کے آخر میں اپنے شہر میں آجاتا ہے تو اس کے روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر ہر ہفتہ وہ پانچ دن دوسرے شہر میں رہے اور اس کا ارادہ اس شہر میں ڈیڑھ سال یا اس سے زیادہ رہنے کا ہو تو پھر اس صورت میں دوسرا شہر اس کے لئے وطن کا حکم رکھے گا۔

سوال ۱۴۲: میں جس شہر میں کام کرتا ہوں وہ میرے شہر سے تقریباً ۱۰۰ کلومیٹر دور ہے۔ میں صبح جاتا ہوں اور ظہر وعصر کی نماز کے بعد واپس پلٹتا ہوں، تو کیا یہ چیز ماہِ رمضان میں روزے پر اثر کرے گی؟

جواب: آپ کثیر السفر میں شمار ہوں گے اور آپ کی نماز وہاں بھی اور راستے میں بھی مکمل ہوگی۔ اسی طریقے سے روزے بھی صحیح ہوں گے۔

سوال ۱۴۳: کویت کے ایک علاقے میں میری زرعی زمینیں ہیں، جہاں تک کا فاصلہ میری رہائش گاہ سے ۱۱۰ کلومیٹر ہے۔ میں ہفتے میں دو سے تین بار وہاں جاتا ہوں تاکہ وہاں نگرانی کرسکوں اور کام کرنے والوں سے کام لے سکوں اور میرا وہاں جانا فارم کی دیکھ بھال اور صفائی کے ارادے سے ہوتا ہے۔ تو میرے لئے اور مجھ جیسے دوسرے افراد کے لئے وہاں نماز کا کیا حکم ہوگا؟ کیا ہم نماز قصر کریں

گے یا مکمل ادا کریں گے اور اسی طرح روزوں کے بارے میں زوال سے پہلے یا نماز کا وقت آجانے کے اعتبار سے کیا حکم ہوگا؟

جواب: اگر آپ ہر ہفتے تین دن وہاں جاتے ہیں تو پھر آپ کثیر السفر ہیں اور جب تک یہ کیفیت باقی رہے، ہر سفر میں آپ نماز کو تمام پڑھیں گے اور اگر آپ کا سفر ہفتے میں دو دن ہو اور کوئی دوسرا مستقل سفر بھی نہ ہو جو مل کر ہفتے میں تین دن بن جائے یا مہینے میں دس دن بن جائے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ دونوں دنوں میں قصر بھی پڑھے اور تمام بھی پڑھے۔

سوال ۱۴۴: ایک شخص روزانہ کام کے لئے اپنے شہر سے 80 کلومیٹر دور مشرقی علاقے میں جاتا ہے اور روزانہ ہی واپس گھر آجاتا ہے۔ جمعرات اور جمعہ کے دن یہی شخص پڑھائی کے لئے 80 کلومیٹر مغرب کی سمت جاتا ہے۔ ان دونوں مقامات پر اس کی نماز اور روزے کے لئے کیا حکم ہے؟

اسی مسئلے میں اگر لاعلمی کی بناء پر حکم شرعی کی مخالفت کر چکا ہو تو کیا حکم ہے؟

اسی طرح اگر وہ روزانہ آنا جانا کرے یا وہیں پر رات گزارے تو اس کے نماز و روزے کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہ روزانہ آنا جانا کرتا ہے تو وہ کثیر السفر ہے اور اس پر واجب ہے کہ اپنے ہر سفر میں نماز بھی پوری پڑھے اور روزے بھی رکھے چاہے اس دوران وہ کسی تیسری جگہ پر تفریح کے لئے ہی کیوں نہ چلا جائے۔

اور اگر وہ دونوں جگہ پر رات گزارتا ہو تو یہ حکم تو ہے ہی، اس کے علاوہ اگر کم از

کم ڈیڑھ سال اسی کیفیت میں گزارنے کا ارادہ ہو تو پھر پہلا مقام اس کا وطن بھی مانا جائے گا بلکہ اگر دوسرے مقام پر اس مدت میں ہر ہفتے پورے دو دن گزارنے کا ارادہ ہو تو دوسرا مقام بھی اس کا وطن مانا جائے گا۔

اور اگر لاعلمی کی وجہ سے حکمِ شرعی کی مخالفت کر چکا ہو مثلاً قصر نماز پڑھ چکا ہو تو اس پر ان نمازوں کی قضا واجب ہے۔

سوال ۱۴۵: میرا آفس شرعی مسافت سے زیادہ کے فاصلے پر ہے، جب کہ کام کی نوعیت کے اعتبار سے مجھے کبھی کبھار آفس کے علاوہ بھی کسی مقام پر سفر کرنا پڑتا ہے۔ اس قسم کے سفر پر عام طور پر زوال سے پہلے جانا ہوتا ہے اور واپسی زوال کے بعد بلکہ بعض اوقات تو مغرب کے بعد ہوتی ہے۔ تو کیا اس طرح کے سفروں میں مجھ پر قصر کرنا واجب ہوگا؟ اسی طرح ان ایام میں روزوں کا کیا حکم ہوگا؟ اگر کسی جگہ پر دس دن سے کم کے لئے جانا پڑے تو کیا ان دنوں رکھے ہوئے روزے دوبارہ رکھنے پڑیں گے؟ بہر حال میرے نماز اور روزوں کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: آپ کے سوال سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ روزانہ ہی اپنے آفس جاتے ہیں جو شہر سے کم از کم 22 کلومیٹر دور ہے۔ اس اعتبار سے آپ کثیر السفر تو ویسے ہی ہو گئے۔ نتیجے میں آپ کو پیش آنے والے ہر سفر میں نماز پوری ہی پڑھنی ہے، چاہے آپ کام کے لئے سفر کریں یا تفریح کے لئے اور اس دوران رکھے گئے سارے روزے صحیح ہیں۔

سوال ۱۴۶: ہم تقریباً تین ماہ پہلے آسٹریلیا پہنچے ہیں اور اب تک مختلف شہروں میں قیام کرتے رہے ہیں۔ اب ہمیں کھیتی باڑی سے متعلقہ کچھ کام ملا ہے جو ہماری رہائش گاہ سے شرعی مسافت سے زیادہ دور ہے، لیکن کام کی یہ جگہ بدلتی رہتی ہے، یعنی دو ہفتے ہمیں کسی زمین پر کام کرنا ہوتا ہے اور مہینہ کسی اور مقام پر۔ یہی کیفیت کام کے پورے season میں رہے گی جو چھ مہینے کی مدت ہے۔ پھر چھ مہینے کے لئے ہمیں اگلے season کے انتظار میں گھروں میں آرام کرنا ہوگا۔ یہ یہاں کا بڑا پیش آنے والا اور الجھانے والا مسئلہ ہے۔ برائے مہربانی ہمارے لئے نماز اور روزے کا حکم واضح فرما دیجئے۔

جواب: اگر مذکورہ مدت میں آپ روزانہ آنا جانا کرتے ہیں یا ہر بار کم از کم تین دن کے لئے وہاں رہتے ہیں تو آپ کثیر السفر ہیں اور اس دوران ہر سفر میں آپ کو پوری نماز پڑھنی ہوگی اور اس میں روزے صحیح ہوں گے۔

سوال ۱۴۷: ڈرائیور پیشہ فرد یا کوئی بھی ایسا شخص جس کا پیشہ ہی سفر کرنا ہو، اپنے پہلے سفر میں اسے کب سے نمازوں کو پورا پڑھنا ہوگا؟

جواب: ایسے شخص کے مسئلے میں پہلے اور دوسرے سفر میں حکم شرعی کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں ہے۔

سوال ۱۴۸: میرا بھائی ماہی گیری کے پیشے سے تعلق رکھتا ہے لیکن باوجود اس کے کہ وہ ماہی گیر ہے کبھی کبھار مچھلی پکڑنے نہیں بھی جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ کیا اس کے

لئے ماہِ رمضان میں مچھلی پکڑنے کے لئے جانا جائز ہے جب کہ اسے معلوم ہے کہ اسے شرعی مسافت کا فاصلہ طے کرنا پڑے گا جس کے بعد نماز قصر ہو جاتی ہے اور روزہ ختم ہو جاتا ہے۔ بلکہ کبھی کبھار تو رات بھی وہیں سمندر میں گزار دیتے ہیں؟

جواب: اس کے لئے کام پر جانا جائز ہے لیکن ضروری ہے کہ اس وقت تک روزہ افطار کرے اور نماز قصر کرے جب تک اسے کثیر السفر نہ کہا جا سکے۔ کثیر السفر وہ اس طرح بنے گا جب مستقل طور پر ہر مہینے وہ کم از کم دس دن سفر میں گزارتا ہو۔

سوال ۱۴۹: اگر کوئی مسافر ایسے سفر میں ہو کہ جس میں روزہ نہیں رکھا جاتا ہے اور اس کا ارادہ ہو کہ اس دن نذر کا روزہ رکھ لے (یعنی سفر کے دوران ہی روزے کی نذر کر لے) تو کیا جائز ہے کہ وہ دن کا کچھ وقت گزر جانے کے بعد روزے کی نذر کرے جب کہ اس نے اس وقت تک کوئی مبطل انجام نہ دیا ہو؟

جواب: یہ چیز جائز ہے مگر اس صورت میں جب نذر معین نہ ہو۔

سوال ۱۵۰: کیا مکلّف کے لئے یہ نذر کرنا جائز ہے کہ وہ ماہِ رمضان میں سفر کے دوران روزہ رکھے گا یا کوئی اور واجب روزہ سفر میں رکھے گا۔ اور کیا اس کے یہ روزے صحیح مانے جائیں گے؟

جواب: رمضان میں اس قسم کے روزے کی نذر کرنا صحیح نہیں ہے۔ ہاں، یہ جائز ہے کہ

کسی معین دن سفر کے دوران روزہ رکھنے کی نذر کرے یا یہ نذر کرے کہ کسی معین دن روزہ رکھے گا چاہے وہ دن سفر میں آجائے، اس طرح سے کہ نذر میں اس بات کا صراحت کے ساتھ تذکرہ آجائے تو اس صورت میں اس کا روزہ صحیح ہوگا۔

سوال ۱۵۱: اگر (پچھلے سوال میں) آپ کا جواب یہ ہے کہ روزے صحیح نہیں ہیں تو کیا اس شخص پر ان روزوں کی قضا واجب ہے جو اس نے اس حکم سے جہالت کی بناء پر رکھے ہیں؟

جواب: اس پر رمضان والے روزوں کی قضا واجب ہوگی۔

متفرقات

سوال۱۵۲: جن شہروں میں سورج غروب ہی نہیں ہوتا یا ۲۰ گھنٹے سے زیادہ دن رہتا ہے وہاں روزہ بند کرنے اور رکھنے کے کیا اوقات ہوں گے؟

جواب: اگر وہاں دن و رات کا مجموعی دورانیہ ۲۴ گھنٹے ہے تو دن میں روزہ رکھنا واجب ہے چاہے دن کتنا ہی طولانی کیوں نہ ہو۔ ہاں، اگر اس کے لئے اتنا لمبا روزہ رکھنا ممکن نہ ہو تو اس پر ادا ساقط ہو جائے گی اور ضروری ہے کہ بعد میں اس کی قضا کرے اور اگر وہاں سرے سے رات ہوتی ہی نہ ہو تو ممکنہ صورت میں ایسے مقام کی جانب سفر کرنا واجب ہے جس میں روزہ رکھنا ممکن ہو چاہے وہ ادا روزوں کے لئے سفر کرے یا رمضان کے بعد اس کی قضا کے لئے سفر کرے اور اگر اس کے لئے سفر کرنا بھی ممکن نہ ہو تو اس پر ہر روزے کے عوض ایک مد طعام فقیر کو بطور فدیہ ادا کرنا واجب ہے۔

سوال۱۵۳: جن شہروں میں سورج طلوع ہی نہیں ہوتا یا ۲۰ گھنٹے سے زیادہ رات رہتی ہے وہاں روزہ بند کرنے اور کھولنے کے لئے کیا حکم ہے؟

جواب: اس کا جواب بھی پچھلے سوال کے جواب کی طرح ہے، یعنی اگر کچھ دیر کے لئے

ہی سہی دن نکلتا ہے تو اس میں روزہ رکھنا واجب ہے اور اگر دن نکلتا ہی نہ ہو تو ممکنہ صورت میں سفر کرنا واجب ہے ورنہ فدیہ کی ادائیگی واجب ہے۔

سوال ۱۵۴: میری رہائش (Norway) میں ہے جہاں کبھی تو سورج ایک گھنٹہ طلوع ہو کر غروب ہو جاتا ہے اور کبھی وقت اتنا بڑھتا ہے کہ سورج چوبیس گھنٹے تک طلوع رہتا ہے اور غروب نہیں ہوتا یعنی سورج پورے ۲۴ گھنٹے چمکتا رہتا ہے اور رات نہیں ہوتی تو ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟

جواب: اگر وہاں ہر رات اور دن مل کر تقریباً ۲۴ گھنٹے ہوتے ہوں اگر چہ کہ صرف دن یا رات ایک گھنٹہ ہی ہو یا اس سے بھی کم ہو تو واجب ہے کہ نماز فجر سورج نکلنے سے کچھ پہلے پڑھے اور ظہرین کی نماز زوال کے فوراً بعد پڑھے۔ روزے میں ضروری ہے کہ دن کی پوری مدت میں مبطلات سے پرہیز کرے چاہے دن کی مدت کم ہو یا طولانی ہو مگر یہ کہ جب پورا دن مبطلات روزہ سے پرہیز ممکن نہ ہو تو پھر اس صورت میں روزہ ساقط ہو جائے گا اور ممکنہ صورت میں ضروری ہے کہ قضا کرے ورنہ اس شخص پر ہر روزے کے بدلے میں فدیہ واجب ہوگا یعنی ہر دن کے بدلے میں کسی مسکین کو تین پاؤ طعام دے۔

ہاں، اگر وہاں رات بالکل نہ ہوتی ہو اور پورے ۲۴ گھنٹے دن ہو تو نماز کے سلسلے میں احتیاط واجب کی بناء پر ضروری ہے کہ ان نزدیک ترین مقامات کے اعتبار سے نماز پڑھے جہاں دن اور رات ملا کر تقریباً چوبیس گھنٹے ہو جاتے ہیں۔ ایسے مقام کے وقت کے اعتبار سے قربت مطلقہ کی نیت سے نماز پڑھ لے۔

البتہ روزوں کے لئے ضروری ہے کہ ایسی جگہ جائے جہاں پر رمضان میں روزے رکھنا ممکن ہو یا رمضان کے بعد قضا ممکن ہو اور اگر بالکل بھی ممکن نہ ہو تو پھر اس کی ذمہ داری ہے کہ ہر دن کے عوض فدیہ دے۔

سوال ۱۵۵: ایک بوڑھی عورت اس حال میں پہنچ چکی ہے کہ اسے کچھ بھی یاد نہیں رہتا۔ وہ نجاست وطہارت میں فرق نہیں کر سکتی ہے اور عبادتوں کو صحیح طور پر ادا کرنے سے قاصر ہے۔ اس حالت میں کیا اس پر نماز اور روزہ ساقط ہے یا اس پر نماز کی قضا بھی واجب ہے اور ان ایام کے عوض جن میں وہ روزہ نہیں رکھ سکی صدقہ ادا کرنا بھی ضروری ہے؟ اس کی مالی حالت ایسی نہیں ہے کہ وہ صدقہ ادا کر سکے۔ اب اس کی نماز یا روزہ کے حوالے سے کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اس پر نہ ہی کوئی شے واجب ہے اور نہ ہی قضا واجب ہے۔

سوال ۱۵۶: روزے کے دوران کسی مومن کی دعوت کو قبول کرنے کے لئے کیا یہ کافی ہے کہ روزے دار کو مثلاً صرف چائے یا کھجور پیش کی جائے یا کہیں تعزیت کے لئے جائے اور پانی پیش کیا جائے۔ کیا یہ مثالیں دعوت قبول کرنے میں شامل ہیں؟

جواب: دعوت میں معتبر ہے کہ کھانے کی دعوت دی جائے، لہٰذا مذکورہ چیزیں کافی نہیں ہیں۔

سوال ۱۵۷: کیا اس عورت کا روزہ رکھنا صحیح ہے جو حاملہ ہو اور حمل کے آخری مہینوں میں ہو جب کہ وہ روزے کی وجہ سے کمزوری کی پروا بھی نہیں کرتی؟

جواب: اگر کسی بڑے نقصان کا اندیشہ نہ ہو، اس کی اپنی ذات یا بچے کو کوئی جانی خطرہ بھی نہ ہو اور ڈاکٹر نے منع بھی نہ کیا ہو تو روزہ رکھنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۱۵۸: اگر ضرر کا گمان ہو تو کیا روزہ رکھنا جائز ہے؟

جواب: اگر وہ ضرر اس قسم کا ہو جو عام طور پر برداشت نہ کیا جاتا ہو تو روزہ رکھنا صحیح نہیں ہے اور اگر وہ ضرر موت یا اس جیسی کسی چیز کا سبب بن رہا ہو تو پھر روزہ رکھنا حرام ہے۔

سوال ۱۵۹: اپنی وصیت میں ہم کچھ روزوں کی ادائیگی کی وصیت بھی کرتے ہیں۔ ظاہر سی بات ہے کہ وصیت پر عمل مرنے کے بعد ہی ہوگا جب کہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہم پر آیا کچھ ایسے روزے بھی باقی ہیں جن کی قضا واجب ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟

جواب: رجاء مطلوبیت کی نیت کے ساتھ جائز ہے۔

سوال ۱۶۰: کیا محرم الحرام کے شروع کے نو (۹) دنوں میں روزہ رکھنا جائز ہے؟

جواب: جائز ہے۔

سوال ۱۶۱: کیا اس لڑکی پر روزہ واجب ہے جو کہ بالغ ہونے کے باوجود روزہ رکھنے پر قدرت نہ رکھتی ہو اور کیا روزہ افطار کرنے کی صورت میں اس پر قضا واجب ہوگی۔ اسی طرح کیا اس پر کفارہ بھی واجب ہوگا؟

جواب: اگر وہ روزہ رکھنے پر قدرت نہ رکھتی ہو تو اس پر روزہ واجب نہیں ہے، اسے چاہئے کہ بعد میں ان کی قضا کرے اور اس پر کوئی کفارہ نہیں ہے۔ ہاں، اس

لڑکی پر واجب ہے کہ مشکل برداشت کرے مگر یہ کہ مشکل ایسی ہو جو عام طور پر اس جیسی لڑکیوں کی برداشت سے باہر ہو۔

سوال ۱۶۲: اگر کسی عبادت میں مستحب روزے رکھنے کی شرط ہو مثلاً مدینہ منورہ میں قضائے حاجت کے لئے روزے رکھنا۔ پس اگر کوئی اس روزہ دار کو کھانے کی دعوت دے اور وہ دعوت کو قبول کرلے تو کیا اسے اگلے دو دن روزے رکھنے ہوں گے یا نئے سرے سے عمل کو دہرانا پڑے گا؟

جواب: اس کو روزے کا اجر تو ملے گا لیکن حقیقت میں روزہ دار نہیں ہوگا۔

سوال ۱۶۳: کیا ہوٹل کے مالک کے لئے جائز ہے کہ ماہِ رمضان میں دن کے وقت اپنا ہوٹل کھولے یا اسے مہینے کی بے حرمتی سمجھا جائے گا اور نتیجۃً ہوٹل بند کرنا ضروری ہوگا؟

جواب: احوط یہ ہے کہ وہ اپنا ہوٹل نہ کھولے۔

سوال ۱۶۴: میں نے منت مانی کہ میں ۲ مہینے یعنی ۶۰ دن مسلسل روزے رکھوں گا۔ ۵۵ دن روزے رکھنے کے بعد میں نے اپنے ایک دینی بھائی سے جو فقہ کا درس دیتے تھے سوال کیا کہ کیا میرے لئے ان روزوں کے درمیان دو دن کا سفر کرنا جائز ہے تو انہوں نے غلطی کرتے ہوئے ہاں میں جواب دیا کہ جائز ہے۔ میں نے اس جواب کو مدنظر رکھتے ہوئے سفر کرلیا اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ اتنا ضرور ہے کہ اب میرے لئے نئے سرے سے روزے رکھنا مشکل ہے تو کیا اس

مسئلے میں میرے لئے کوئی شرعی راہِ فرار ہے۔ یہ بات بھی عرض کروں کہ میرے روزے غیر معین ہیں، اور کبھی بھی اور کسی بھی مدت میں رکھے جا سکتے ہیں؟

جواب: نئے سرے سے روزے رکھنا ضروری ہے۔

سوال ۱۶۵: میرا شوہر رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھتا ہے جب کہ اس کے پاس کوئی عذرِ شرعی نہیں ہے اور مجھے مجبور کرتا ہے کہ میں اس کے لئے ناشتہ اور کھانا تیار کروں اور اگر ایسا نہیں کرتی ہوں تو وہ مجھے بڑی سختی سے مارتا ہے۔ میں اس سے اپنی اولاد کی وجہ سے طلاق بھی لینا نہیں چاہتی۔ اب اگر میں اس کو کھانا تیار کر کے دوں تا کہ وہ ماہِ رمضان میں کھا سکے تو اس سلسلے میں شریعت کا کیا حکم ہے؟

جواب: آپ اس کے لئے کھانا تیار کر سکتی ہیں لیکن اس وقت تک کھانا اس کے سامنے پیش نہ کریں جب تک نقصان یا حرج کا خوف نہ ہو۔

سوال ۱۶۶: کیا جنسی فلمیں یا تصاویر دیکھنا روزے کو باطل کرتا ہے؟ اور اگر باطل کرتا ہے تو کیا روزے کی قضا کے ساتھ ساتھ کفارہ بھی واجب ہے؟

جواب: ان چیزوں کی طرف شہوت کے ساتھ نظر کرنا حرام ہے بلکہ احتیاط واجب کی بناء پر بغیر شہوت کے بھی حرام ہے۔ لیکن یہ روزے کو باطل نہیں کرتیں۔

سوال ۱۶۷: اگر ان فلموں کو شہوت کے ساتھ دیکھا گیا ہو تو کیا اس سے روزہ باطل ہو گا اور

قضا واجب ہوگی؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال ۱۶۸: روزے کے دوران رقم گننے یا اوراق کو پلٹنے کے لئے انگلیوں کو زبان سے تر کرنا کیسا ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۱۶۹: بغیر کسی وجہ کے مسواک اور کلی کرنا کیا روزے پر اثر انداز ہوتا ہے؟

جواب: اگر جان بوجھ کر پانی حلق تک نہ پہنچائے تو روزہ صحیح ہے۔

سوال ۱۷۰: روزے کے دوران خوشبو دار یا بغیر خوشبو والے ٹوتھ پیسٹ کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

جواب: اگر جان بوجھ کر حلق تک نہ پہنچائے تو کوئی حرج نہیں۔

سوال ۱۷۱: کیا آنکھ میں drops ڈالنے سے روزہ باطل ہوتا ہے؟

جواب: اس سے روزہ باطل نہیں ہوتا۔

سوال ۱۷۲: کیا روزے کی حالت میں عطر لگانا جائز ہے اور کیا روزے کی حالت میں عطر کو سونگھنا روزے کو باطل کر دیتا ہے؟

جواب: عطر کا لگانا اور سونگھنا جائز ہے اور روزے کو باطل نہیں کرتا ہے۔

سوال ۱۷۳: روزے کے دوران گلاب کے عطر کے استعمال کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے۔

سوال ۱۷۴: کیا مندرجہ ذیل امور روزے کو باطل کرتے ہیں۔ قدرتی یا مصنوعی عطر سونگھنا، دانتوں میں برش اور ٹوتھ پیسٹ کرنا، منہ میں خوشبو پیدا کرنے والے محلول سے کلیاں اور غرارے کرنا، غبارِ کثیف حلق تک پہنچانا؟

جواب: مذکورہ امور میں سے کوئی چیز بھی روزے کو باطل نہیں کرتی جب تک وہ حلق تک نہ پہنچ جائے۔ ہاں، غبارِ غلیظ میں احتیاط واجب یہ ہے حلق تک نہ پہنچائے مطلقاً۔

سوال ۱۷۵: روایات میں یہ مضمون وارد ہوا ہے کہ: اگر کوئی شخص ہر مہینے تین دن روزے رکھے تو گویا اس نے ساری زندگی روزے میں گزار دی۔ سوال یہ ہے کہ کیا صرف ایک ماہ میں تین دن روزے رکھ لینے سے ساری زندگی روزے رکھنے کا ثواب مل جائے گا یا سال کے تمام مہینوں میں تین تین دن روزے رکھنا ہوں گے اور کیا صرف ایک سال تک ہر مہینے تین دِن روزے رکھنے سے زندگی بھر کا ثواب مل جائے گا؟

جواب: ظاہراً ان روایات کی مراد یہ ہے کہ زندگی بھر ہر مہینے تین دن روزے رکھنے ہوں گے۔

چاند

یوم الشک

سوال۱۷۶: ایک شخص اس دن روزے سے نہ ہو جس کے بارے میں اسے شک ہو کہ آج کا دن شعبان کا آخری دن ہے یا ماہِ رمضان کا پہلا اور زوال سے پہلے یا اس کے بعد اسے معلوم ہو جائے کہ یہ دن ماہِ رمضان کا تھا تو اس کے لئے کیا حکم ہے؟ اور کیا اس اعتبار سے حکم مختلف ہوگا کہ اس وقت تک روزہ باطل کرنے والا کوئی کام انجام دیا ہے یا نہیں؟

جواب: اگر وہ شخص روزہ باطل کرنے والا کوئی کام کر چکا ہے تو اس پر صرف قضا واجب ہے اور باقی دن احتیاط واجب کی بناء پر مبطلات روزہ سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے اور اگر اس نے افطار نہ کیا ہو اور زوال کے بعد علم ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر نیت کرے، روزے کو رجاء کی نیت سے مکمل کرے اور اس کے بعد قضا بھی بجا لائے۔ اور اگر اسے زوال سے پہلے علم ہو جائے تو نیت کر کے روزہ رکھ لے اور اس کے لئے یہی روزہ رکھنا کافی ہے۔

سوال ۱۷۷: ایک شخص نے اس دن جس کے بارے میں شک ہوتا ہے کہ یہ ماہِ رمضان کا ہے یا ماہِ شعبان کا، اس یقین کے ساتھ روزہ رکھا کہ ماہِ رمضان ہی کا دن ہے۔ بعد میں اسے معلوم ہوا کہ وہ ماہِ رمضان نہیں تھا تو اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: اس پر کوئی چیز واجب نہیں ہے، لیکن اس کا روزہ بہر حال باطل ہے۔

سوال ۱۷۸: یوم الشک یعنی شعبان کی ۳۰ تاریخ کو روزہ رکھنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اور اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے ہجری کیلنڈر یا چاند وغیرہ کے بارے میں معلومات فراہم کرنے والے کسی رسالے پر اعتماد کرتے ہوئے جان بوجھ کر روزہ باطل کر دیا ہو؟

جواب: اس دن روزہ رکھنا واجب نہیں، لیکن جو شخص اس دن روزہ رکھنا چاہے اس کے لئے ضروری ہے کہ شعبان کے مستحب روزے یا قضا کی نیت کرے۔ پھر اگر اسے یہ علم ہو جائے کہ یہ ماہِ رمضان ہے تو یہ روزہ ماہِ رمضان ہی کا شمار ہوگا۔ یہ بھی جائز ہے کہ وہ قربت مطلقہ کی نیت کرے اور روزے کو ماہِ رمضان یا شعبان سے مخصوص نہ کرے۔ اسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ تردّد کی نیت کرے یعنی یہ نیت کرے کہ اگر یہ شعبان ہے تو مثال کے طور پر مستحب روزہ ہے اور اگر رمضان ہے تو واجب ہے۔ البتہ سب سے زیادہ بہتر یہی ہے کہ شعبان کی نیت سے روزہ رکھے۔

سوال۱۷۹: اگر دن کے دوران ثابت ہو جائے کہ رمضان کا چاند ہو گیا تھا تو کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اگر چاند ظہر سے پہلے ثابت ہو جائے اور مبطلات روزہ میں سے کسی فعل کو انجام نہ دیا ہو تو اس دن کا روزہ واجب ہے اور اس پر قضا نہیں ہے جب کہ اگر کسی روزہ باطل کرنے والی چیز کو انجام دے چکا ہے تو قضا واجب ہے۔ ہاں، اگر چاند ظہر کے بعد ثابت ہوا اور مبطل روزہ کو انجام نہ دیا ہو تو احتیاط واجب کی بناء پر روزہ مکمل کرے اور اس کی قضا بھی کرے اور دونوں صورتوں میں اگر وہ کوئی چیز کھا چکا ہے تو احتیاط واجب کی بناء پر ضروری ہے کہ باقی دن مبطلات روزہ سے پرہیز کرے۔

سوال۱۸۰: کیا آپ کے مطابق جمعرات کے دن پہلا روزہ تھا؟ اس شخص کے لئے کیا حکم ہے جس کے نزدیک ماہِ شعبان کا چاند لوگوں کی اس گواہی سے ثابت ہو گیا تھا کہ ایک قابلِ اعتماد شخص نے ماہِ شعبان کا چاند دیکھ لیا ہے۔ اس شخص نے اسی حساب سے شعبان کا مہینہ گزارا اور اسی بناء پر اس کے نزدیک بدھ کا دن ماہِ شعبان کا آخری دن بنا اور جمعرات کا دن رمضان المبارک کا پہلا دن بنا۔ لہٰذا اس نے جمعرات کے دن رمضان کی پہلی تاریخ کی نیت سے روزہ رکھ لیا، لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ کویت کے اکثر علماء کے نزدیک جمعرات کے دن پہلا روزہ ثابت نہیں ہوا۔ اس وجہ سے اب وہ شخص شک کے عالم میں ہے کہ:

۱) اگر جمعرات کے دن رمضان المبارک ثابت نہ ہوا ہو تو اس کے روزے

کا کیا حکم ہے؟

۲) اگر جمعرات کے دن زوال سے پہلے اس نے اپنی نیت کو پھیر کر مافی الذمہ یا روزہ شعبانیہ کر دیا یا یہ نیت کر لی کہ اس وقت میرے بارے میں جو حکم الٰہی ہے، وہ روزہ رکھ رہا ہوں تو کیا حکم ہوگا؟

۳) اگر نیت کی یہی تبدیلی زوال کے بعد کی ہو تو اس صورت میں اس کے روزے کا کیا حکم ہوگا؟

۴) اگر جمعرات کو روزہ مکمل کرنے کے بعد اس کو شک ہو کہ یہ دن رمضان کے دنوں میں سے تھا یا نہیں تو اس کے اس روزے کا کیا حکم ہوگا۔

۵) اگر اس کے نزدیک شعبان کا چاند ثابت ہو چکا ہو اور اس کے حساب سے بدھ کا دن آخری شعبان کا دن ہو مگر اس کے باوجود اس نے جمعرات کے دن مافی الذمہ کی نیت سے روزہ رکھا ہو تو اس کے روزے کا کیا حکم ہوگا؟

جواب: ۱) ہمارے نزدیک جمعرات کے دن رمضان المبارک شروع نہیں ہوا تھا لیکن اگر کسی مکلّف کے نزدیک ماہِ شعبان کے مکمل ہونے کے حساب سے جمعرات کو رمضان ثابت ہو گیا ہو اور اس کو اپنے اس حساب کتاب کے بارے میں مکمل اعتماد ہو تو اس کا روزہ صحیح ہے ورنہ باطل۔

۲) مذکورہ تمام فرضوں میں اس کا روزہ صحیح ہے۔

چاند ثابت ہونے کا معیار

سوال ۱۸۱: روزہ دار کے لئے رمضان المبارک کا چاند کب ثابت ہو جاتا ہے؟

جواب: جب روزہ دار خود چاند دیکھ لے یا دو عادل گواہی دیں گے کہ ہم نے چاند دیکھا ہے جب کہ ایسے ہی دو عادل ان کی مخالفت نہ کر رہے ہوں اور ان کے بارے میں یہ اطمینان بھی نہ ہو کہ ان سے غلطی ہوئی ہے، یا اتنی بڑی تعداد چاند نظر آنے کا اعلان کرے کہ جن کے کہنے سے اطمینان آجاتا ہے یا ماہِ شعبان کے ۳۰ دن گزر چکے ہوں۔

سوال ۱۸۲: آپ کے نزدیک نیا مہینہ ثابت ہونے کا معیار کیا ہے؟ کیا یہ معیار چاند کا تحت الشعاع یا تحت المحاق سے نکلنا ہے؟ یا یہ کہ اس کے ساتھ ساتھ انسانی آنکھ بھی اسے دیکھے یا صرف دیکھے جانے کا امکان ہو؟ یہ بات تو طے ہے کہ فقہی کتابوں میں (صوموا لرؤیة وافطروا لرؤیة) کو بنیاد بنا کر ہی لکھا ہے کہ چاند کو دیکھنا معیار ہے لیکن جو بات دوسری تمام علامات پر اعتماد کرنے سے سامنے آتی ہے وہ یہ ہے کہ نیا مہینہ ثابت ہونے کے لئے صرف چاند کا نظر آنا معیار نہیں ہے۔ لہٰذا یہ کہنا کہ چاند پر ہالہ بن جانا اس بات کا ثبوت ہے کہ یہ دوسری کا چاند ہے اور پچھلی رات چاند رات تھی، یا جیسا کہ بعض علماء کا قول ہے کہ اگر چاند میں سر کا سایہ نظر آجائے تو ثابت ہو جائے گا کہ یہ دوسری کا چاند ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ معیار صرف چاند کو دیکھنا نہیں ہے بلکہ چاند کو دیکھے

بغیر بھی چاند ثابت ہوسکتا ہے۔

خصوصاً بعض علماء کا یہ کہنا کہ چاند کے ثابت ہونے کا مسئلہ تعبدی نہیں ہے بلکہ یہ درحقیقت امرِ تکوینی سے پردہ اٹھانے کے لئے ہے۔ یا یہ کہ اگر مہینے کے تیسویں دن دوپہر سے پہلے چاند نظر آئے تو ثابت ہوجائے گا کہ پچھلی رات چاند رات تھی۔ یہ سب اسی نتیجے پر ہیں کہ معیار صرف چاند کو دیکھنا نہیں ہے بلکہ اور دوسری روایات بھی ہیں جنہیں اگرچہ علماء نے قابل عمل نہیں جانا ہے، اگر سند کے اعتبار سے صحیح ثابت ہوجاتی ہوں تو اس طرف اشارہ کرتی ہیں کہ نیا مہینہ ثابت ہونے میں صرف چاند کا نظر آنا معیار نہیں ہے۔ اس کے علاوہ نیا مہینہ ثابت ہونے کی علامات میں یہ کہا گیا ہے کہ چاند کے ثابت ہونے کی خبر اس طرح پھیل جائے کہ اس کے ذریعے یقین حاصل ہوجائے یا کسی اور ذریعے سے یقین حاصل ہوجائے تو یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہاں یقین کس بارے میں حاصل ہونا چاہئے؟ کیا اس بارے میں کہ دوسروں نے چاند دیکھ لیا ہے اور یہ کہ یہ بات مشہور ہوگئی ہے یا اس بارے میں کہ نیا مہینہ داخل ہوچکا ہے اور چاند تحت الحاق سے نکل چکا ہے۔

جواب: معیار صرف یہ ہے کہ چاند آسمان پر اس طرح موجود ہو کہ اگر دیکھنے میں کوئی مانع نہ ہو تو اسے دیکھا جاسکے۔

سوال ۱۸۳: روایات میں جو عبارت آئی ہے اس میں صرف "چاند دیکھنے" کا تذکرہ موجود ہے۔ تو کیا اسے ٹیلی اسکوپ یا اس سے ملتی جلتی چیزوں سے دیکھنا بھی کافی

ہوگا؟

جواب: ضروری ہے کہ چانداس قابل ہو کہ اسے محض انسانی آنکھ سے دیکھا جا سکے۔

سوال۱۸۴: ایسا شہر کہ جس میں بادل کی وجہ سے چاند دیکھنا ممکن نہ ہو اگر کوئی شخص بادلوں کے اوپر جا کر چاند کا مشاہدہ کرلے تو کیا اس سے چاند ثابت ہو جائے گا؟

جواب: اگر اطمینان ہو جائے کہ سطحِ زمین سے بھی چاند کو دیکھنا ممکن ہے تو چاند ثابت ہو جائے گا۔

سوال۱۸۵: کیا چاند کا صرف بڑا ہونا، بلند ہونا، اس کے گرد حلقہ بن جانا یا اس کا موٹا ہونا اس بات کی شرعی دلیل بن سکتا ہے کہ یہ دوسری رات کا چاند ہے اور پچھلی رات ہی چاند رات تھی؟ اسی طرح چاند کا ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے تک باقی رہنا بھی کیا اس بات کی دلیل بن سکتا ہے کہ یہ دوسری رات ہے؟

جواب: یہ چیزیں کافی نہیں مگر یہ کہ ان سے اطمینان پیدا ہو جائے جیسے کہ کہا جاتا ہے کہ اگر چاند سوا گھنٹہ باقی رہ جائے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ مہینے کی دوسری رات ہے۔

سوال۱۸۶: ہم امریکہ کے شہر ٹیکساس میں رہتے ہیں۔ پچھلی جمعرات کو سورج غروب ہونے کے آدھے گھنٹے بعد ہم نے رمضان المبارک کا چاند دیکھا جب کہ اس کے گرد ہالہ بھی موجود تھا۔ آج وسائل الشیعہ میں ایک حدیث، میں نے پڑھی ہے کہ اگر چاند کے گرد ہالہ ہو تو وہ مہینے کی دوسری رات ہوگی تو کیا ہمارا چاند کو

اس رات میں دیکھنا یہ بتاتا ہے کہ امریکہ میں جمعرات کا دن رمضان المبارک کا پہلا دن تھا؟

جواب: چاند کے گرد ہالے سے کوئی بات ثابت نہیں ہوتی۔

سوال ۱۸۷: اگر کوئی شخص چاند دیکھے جب کہ حاکمِ شرع اس کے ثابت ہونے کا حکم نہ لگائے تو ایسے شخص کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: وہ شخص اپنے دیکھنے کے مطابق عمل کرے گا۔ حاکمِ شرع کے حکم سے چاند ثابت نہیں ہوتا۔

سوال ۱۸۸: اگر دو عادل گواہی دیں کہ چاند ہو گیا ہے جب کہ حاکمِ شرع کوئی حکم نہ لگائے تو عوام الناس کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: دو عادلوں کی گواہی سے چاند ثابت ہو جاتا ہے۔

سوال ۱۸۹: وہ دو عادل جو چاند کے ثابت ہونے کی گواہی دیں کیا ان کا مسلمان ہونا ضروری ہے؟

جواب: جی ہاں، ضروری ہے۔

سوال ۱۹۰: مختلف ملکوں میں چاند کے ثابت ہونے کا حکم وہاں کے حکام کے اعلان کی بناء پر مختلف ہوتا ہے۔ اس شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جو ملک کی سرحد پر رہتا ہو؟

جواب: حکام کے اعلان سے چاند ثابت نہیں ہوتا۔

سوال ۱۹۱: آج جب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ خواتین میں توجہ دینے، سمجھنے اور یاد رکھنے کی صلاحیت میں اس طرح اضافہ ہو رہا ہے کہ اب تو علمی تحقیقات کے لئے مختلف اداروں میں ان سے فائدہ اٹھایا جا رہا ہے۔ تو کیا اس صورت میں عورت کے چاند دیکھنے پر اعتماد نہ کرنے کا حکم اب بھی باقی رہے گا؟

جواب: عورت اگر چاند دیکھے تو اس کی بات قابل قبول ہے لیکن اس کی بات شرعی گواہی کا حصہ نہیں بن سکتی۔ لہٰذا اگر عورت چاند دیکھے اور انسان کو اس طرح چاند کے ثابت ہونے کے بارے میں اطمینان ہو جائے تو کافی ہے۔

سوال ۱۹۲: اگر مومنین و مومنات چاند کو دیکھنے کے لئے جائیں اور مومنات بھی چاند کو دیکھنے کا دعویٰ کریں تو کیا چاند ثابت ہو جائے گا؟

جواب: اگر اطمینان حاصل ہو جائے تو کافی ہے۔

سوال ۱۹۳: اگر کسی شخص کو فلکیات کے اس حساب کتاب کے صحیح ہونے پر اطمینان حاصل ہو جائے کہ چاند فلاں وقت جنم لے گا اور فلاں وقت میں محض انسانی آنکھ سے بھی دیکھا جا سکے گا تو کیا نئے مہینے یا عید کے احکام ثابت کرنے کے لئے اس اطمینان کے مطابق عمل کیا جا سکتا ہے؟ خصوصاً جب یہ حساب کتاب فلکیات کے ماہرین نے کیا ہو؟

جواب: اگر اطمینان حاصل ہو جائے تو اس کے مطابق عمل کر سکتا ہے لیکن اگر فقط ظن ہو چاہے ظنِ قوی ہی کیوں نہ ہو تو عمل نہیں کر سکتا۔

سوال ۱۹۴: اگر نجومیوں کی گواہی سے مہینے کے آغاز کا اطمینان ہو جائے تو کیا نیا مہینہ ثابت ہو جائے گا اور اس پر نئے مہینے کے احکام نافذ ہو جائیں گے؟

جواب: اگر ان کی بات سے یہ اطمینان حاصل ہو جائے کہ اپنے افق میں چاند کو انسانی آنکھ کے ذریعے دیکھنا ممکن ہوگا تو چاند ثابت ہو جائے گا۔

افق کے مسائل

سوال ۱۹۵: افق کے ایک ہونے سے کیا مراد ہے؟

جواب: چاند ثابت ہونے کے مسئلے میں افق ایک ہونے کا مطلب یہ ہے کہ ایک مقام پر چاند نظر آنے سے دوسرے مقامات پر بھی چاند ثابت ہو جائے، جہاں بادل یا اس جیسی کسی وجہ سے چاند نہیں دیکھا جا سکا۔

ایسا صرف انہیں علاقوں کے لئے ہوگا جو چاند نظر آنے والے علاقے کے مغرب، شمال یا جنوب میں واقع ہوں اور خط عرض کے اعتبار سے چاند نظر آنے والے مقام سے زیادہ دور بھی نہ ہوں۔ ہاں، کسی بھی مغربی علاقے میں محض چاند نظر آنے سے یہ ثابت نہیں ہوگا کہ اس کے مشرقی علاقے میں بھی چاند نظر آنے کے قابل تھا، مثلاً اس طرح سے ثابت ہو کہ چاند اس مغربی علاقے میں دونوں علاقوں میں سورج غروب ہونے کے فاصلے کی مقدار سے زیادہ دیر تک نظر آتا رہے۔

سوال ۱۹۶: اگر ایک جگہ چاند ثابت ہو جائے تو کیا رویت کے سلسلے کی روایات کے اطلاق کے پیش نظر یہ کہا جا سکتا ہے کہ کرۂ ارضی کے ایک بڑے علاقے کے لئے چاند ثابت ہو گیا جب کہ شب قدر کا ایک ہونا اور عید کے دن کا بھی ایک ہونا جیسا کہ نماز عید کے قنوت کی دعا یا دعائے سمات سے ثابت ہوتا ہے، یا جدید علم میں یہ ثابت ہو جانا کہ جب چاند تحت الشعاع سے نکل جائے تو پھر وہاں بھی دیکھے جانے کے قابل ہوتا ہے جہاں افق کا فرق نو گھنٹے سے کم ہوتا ہے، یہ سب بھی اسی بات پر دلالت کرتے ہیں؟

جواب: کسی شہر میں چاند نظر آنے پر صرف انہی شہروں میں ثابت ہوتا ہے جن کا افق اس شہر کے ساتھ ایک ہو۔

سوال ۱۹۷: چاند کو دیکھنے کے اعتبار سے آپ کے نزدیک دو شہروں کے قریب یا دور ہونے کا معیار کیا ہے؟

جواب: شہروں کا ایک دوسرے سے دور اور قریب ہونا چاند کے ثابت ہونے کا معیار نہیں ہے بلکہ معیار دونوں کے افق کا اس طرح سے ایک ہونا ہے کہ ایک شہر میں چاند کے دیکھے جانے سے دوسرے شہر میں بھی اگر بادل وغیرہ جیسی رکاوٹ نہ ہو تو چاند کو دیکھا جا سکے۔ پس اگر ایک شہر میں چاند ثابت ہو جائے تو اس شہر کے مغرب میں واقع ان شہروں میں بھی چاند ثابت ہو جائے گا جو خط عرض کے حساب سے بہت زیادہ دور نہ ہوں لیکن اس شہر کے مشرق میں واقع شہروں کے لئے اس وقت تک چاند ثابت نہیں ہوگا جب تک کہ وہ شہر مذکورہ

معیار پر پورا نہ اترتا ہو، مثلاً اس طرح کہ جس علاقے میں چاند نظر آیا وہاں چاند دونوں علاقوں کے درمیان سورج غروب ہونے کے فاصلے سے زیادہ دیر تک نظر آتا رہے۔

سوال ۱۹۸: طولِ بلد یا وقت کی کتنی مقدار افق کے ایک یا قریب ہونے کے لئے لازمی ہے؟

جواب: افق کے ایک یا قریب ہونے کا معیار یہ ہے کہ اگر ایک شہر میں چاند نظر آئے تو لازمی طور پر دوسرے شہر میں بھی چاند نظر آنے کا امکان موجود ہو۔

سوال ۱۹۹: اگر ایک ملک مثلاً ایران میں چاند ثابت ہوجائے تو کیا اس کے مشرق میں واقع ممالک مثلاً پاکستان و ہندوستان کے لئے چاند ثابت ہوجائے گا؟

جواب: کسی ملک میں چاند کا ہونا اس کے مشرق میں واقع ممالک کے لئے فائدہ مند نہیں ہوگا مگر اس صورت میں کہ ثابت ہوجائے کہ اس مشرقی ملک میں بھی چاند دکھائی دینا ممکن تھا چاہے یہ اسی طرح ثابت ہو کہ دونوں ممالک میں سورج غروب ہونے کے درمیان کے فاصلے کی مقدار میں دوسرے ملک (مثال کے مطابق ایران) میں چاند نظر آتا رہے۔

سوال ۲۰۰: اگر اسلامی ممالک میں چاند ثابت ہوجائے تو کیا ہم مغرب میں رہنے والوں کے لئے چاند ثابت ہوجائے گا؟

جواب: اگر آپ کا شہر خط عرضی کے لحاظ سے اس شہر سے قریب ہے جہاں چاند نظر آیا تو

وہاں چاند کا ثابت ہونا اس علاقے کے مغرب کی جانب رہنے والوں کے لئے کافی ہے۔

سوال ۲۰۱: ہمارے لئے کیسے ثابت ہو کہ چاند نظر آ گیا ہے اور اس سلسلے میں ہمیں کس اسلامی ملک کی پیروی کرنی چاہیۓ؟

جواب: اگر آپ کے اپنے شہر میں چاند ثابت نہ ہو لیکن کسی اور شہر میں شرعی لحاظ سے ثابت ہو جائے کہ چاند نظر آ گیا ہے تو اگر وہ شہر آپ کے شہر کے مشرق، شمال یا جنوب میں واقع ہو اور خط عرض کے لحاظ سے آپ کے شہر کے قریب ہو تو آپ کے لئے چاند ثابت ہو جائے گا۔ اسی طرح اگر وہ شہر آپ کے مغرب میں واقع ہو اور طولِ بلد کے لحاظ سے ۸۸۰ کلومیٹر سے زیادہ دور نہ ہو تب بھی چاند ثابت ہو جائے گا۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو یا اس میں شک ہو تو چاند ثابت نہیں ہوگا۔

سوال ۲۰۲: ہم یہاں آسٹریلیا کے شہر سڈنی میں رہتے ہیں۔ ہمارے لئے خود رمضان کا چاند دیکھنا ممکن نہیں ہے اور ہمارے پاس شعبان کی آخری تاریخ کا بھی exact حساب نہیں ہے تو ایسی صورت میں اگر آسٹریلیا سے کافی دور ممالک مثلاً لبنان اور ایران میں چاند ثابت ہو جائے تو ہمیں اپنے ملک میں چاند ثابت ہو جانے کا اطمینان پیدا کرنے کے لئے کتنا وقت گزارنا ہوگا؟

جواب: جس شہر یا ملک میں چاند نظر آ گیا ہے اگر وہ آپ کے ملک کے مشرق میں واقع ہے اور خط عرض کے اعتبار سے بہت دور شمار نہیں ہوتا تو اس شہر یا ملک میں چاند

ہے اور خط عرض کے اعتبار سے بہت دور شمار نہیں ہوتا تو اس شہر یا ملک میں چاند کا نظر آنا آپ کے لئے بھی کافی ہوگا۔لیکن اگر وہ ملک آپ کے ملک کے مغرب میں واقع ہے تو آپ کے ملک میں صرف اس صورت میں چاند ثابت ہوگا کہ آپ کو کسی بھی وجہ سے چاند کے بارے میں اطمینان ہو جائے اگرچہ یہ اطمینان اس وجہ سے ہو کہ اس ملک میں چاند دونوں ملکوں میں سورج غروب ہونے کے درمیانی فاصلے سے زیادہ دیر تک موجود رہا ہو۔

سوال ۲۰۳: کون سے علاقے آسٹریلیا کے ساتھ افق کے لحاظ سے متحد ہیں تاکہ ہم رمضان اور باقی مہینوں میں چاند کے سلسلے میں ان علاقوں کی جانب رجوع کر سکیں؟

جواب: ان تمام شہروں کا افق، چاند نظر آنے والے شہر کے ساتھ ایک مانا جائے گا جو اس شہر کے مغرب، شمال یا جنوب میں واقع ہوں اور خط عرض کے اعتبار سے نزدیک ہو اور دونوں شہروں کا درمیانی فاصلہ ۸۸۰ کلومیٹر سے زیادہ نہ ہو۔

چاند رات میں اختلاف

سوال ۲۰۴: اگر دو بڑے گروہوں کے درمیان ماہِ رمضان یا شوال کا چاند ہونے کے بارے میں اختلاف ہو جائے جب کہ دونوں قابل اطمینان ہوں تو ایسی صورت میں کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اگر مکلّف نے خود چاند نہ دیکھا ہو اور دو عادل افراد کی گواہی بھی چاند کے

ثابت ہونے کے بارے میں نہ ہو تو پھر چاند اسی صورت میں ثابت ہوگا جب اسے اطمینان حاصل ہو جائے کہ چاند نظر آ گیا ہے۔ اس کے بغیر نیا مہینہ شروع ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا۔

سوال ۲۰۵: پچھلے سال رمضان المبارک کے اختتام پر لوگوں میں اختلاف ہو گیا، اس طرح سے کہ کچھ لوگ اس دن کو عید کا دن کہہ رہے تھے اور انہوں نے روزہ ختم کر لیا تھا جب کہ دوسرے لوگ اس دن کو رمضان کا آخری دن سمجھ کر روزہ رکھے ہوئے تھے۔ اب ایسے میں ہمارا شرعی فریضہ کیا بنتا ہے؟

جواب: اگر ثابت ہو جائے کہ وہ دن رمضان کا آخری دن تھا اور آپ نے روزہ پورا نہیں کیا تھا تو آپ کو اس دن کی قضا کرنا ہوگی۔

سوال ۲۰۶: اگر روزے دار کسی مجتہد پر اعتماد کرتے ہوئے عید کا دن سمجھ کر افطار کر لے۔ بعد میں اسے پتہ چلے کہ اس کے مرجع اور بعض دیگر مراجع کے نزدیک شوال کا چاند ثابت نہیں ہوا تھا تو اس پر قضا یا کفارے کے حوالے سے کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: مرجع کے نزدیک چاند کا ثابت ہونا یا نہ ہونا معیار نہیں ہے مگر یہ کہ اس سے آپ کو اطمینان حاصل ہو جائے۔ لہٰذا اگر چاند کے ثابت ہونے کا اطمینان ہو اور اس کے بعد ثابت ہو جائے کہ چاند نہیں ہوا تھا تو صرف قضا واجب ہے۔ محض اطمینان زائل ہو جانے کی صورت میں بھی یہی حکم ہے۔

سوال ۲۰۷: ہم نے پیر کے دن علماء کے بیان کی بناء پر افطار کر لیا تھا اور بعد میں ہمیں معلوم

ہوا کہ نجفِ اشرف میں آپ کے دفتر کی جانب سے یہ فتویٰ جاری ہوا ہے کہ پیر کا دن رمضان المبارک کی تکمیل کا دن تھا۔ اس صورت میں ہماری کیا ذمہ داری ہے جب کہ ہم یمن میں رہتے ہیں اور ہمارے لئے نجفِ اشرف میں آپ کے دفتر سے رابطہ مشکل ہوتا ہے؟

جواب: اگر آپ کے لئے فی الحال پیر کی رات میں چاند ثابت نہیں ہے چاہے کسی ایسے طریقے کے اعتبار سے جو باعثِ اطمینان ہو، تو آپ پر صرف اس دن کی قضا واجب ہے۔

سوال ۲۰۸: آسٹریلیا میں عید الفطر میں اتنی گڑ بڑ ہوئی کہ بعض افراد نے اتوار کے دن ۹ فروری کو عید منائی اور بعض نے ۱۰ فروری پیر کے دن عید منائی۔ برائے مہربانی آپ ہی بتلا دیں کہ رمضان اور شوال کی پہلی تاریخ کس دن تھی؟

جواب: تاریخوں کا فیصلہ اسی شہر میں چاند کے ثابت ہونے سے ہوگا اور ہر مکلّف کے لئے ضروری ہے کہ خود کے نزدیک چاند کے ثابت ہونے کے حساب سے یا اپنے یقین و اطمینان کے مطابق عمل کرے۔

سوال ۲۰۹: اگر کسی علاقے کے ایک عالم کے نزدیک چاند ثابت ہو جائے جب کہ دوسرے علماء کے نزدیک ثابت نہ ہو تو پھر کیا حکم ہوگا؟ اسی طرح مثلاً آیت اللہ سید علی سیستانی دام ظلہ کے نزدیک چاند ثابت ہو جائے مگر نجف اشرف ہی میں موجود دوسرے علماء کے نزدیک ثابت نہ ہو تو کیا حکم ہوگا۔ یا مثلاً شہر قم میں رہنے

والے ایک عالم کے نزدیک چاند ثابت ہوجائے مگر اس شہر میں رہنے والے دوسرے علماء کے نزدیک ثابت نہ ہو تو پھر کیا حکم ہوگا؟

جواب: ان میں سے کسی سے بھی چاند ثابت نہیں ہوسکتا جب تک آپ کو کسی پر اطمینان نہ آجائے اور اطمینان آجانے کے بعد اسی اطمینان کے حکم پر عمل کرنا پڑے گا۔

سوال ۲۱۰: ہمارے علاقے میں ماہِ شعبان کے ۳۰ دن مکمل ہونے سے ماہِ رمضان ثابت ہوا تھا۔ رمضان کی انتیسویں تاریخ کو بعض اسلامی ممالک میں رہنے والوں نے چاند ثابت ہونے پر اپنا روزہ افطار کرلیا تھا، لیکن میں نے اس دن کا روزہ مکمل کیا۔ تیسویں تاریخ کو کسی بھی شرعی طریقے سے یہ ثابت نہیں ہوسکا کہ ماہِ شوال داخل ہوچکا ہے۔ تو کیا تیسویں دن بھی ماہِ رمضان سمجھ کر روزہ واجب تھا یا بعض شہروں میں چاند کا نظر آجانا ماہِ شوال کے ثابت کرنے کے لئے کافی ہے چاہے ان شہروں کا افق میرے شہر سے نہ ملتا ہو اور اگر کسی نے جہالت کی بناء پر ان شہروں پر اعتماد کرتے ہوئے روزہ افطار کرلیا تو اس کی کیا ذمہ داری ہے؟

جواب: اس صورت میں افطار جائز نہیں ہوگا اور اس شخص پر قضا واجب ہوگی۔

متفرقات

سوال ۲۱۱: اگر ایک شخص مکہ میں ہو اور چاند کو دیکھ کر روزہ رکھے اور ماہِ رمضان کے اختتام سے پہلے اپنے وطن لوٹ جائے تو کیا وہ ماہِ رمضان کے روزے اپنے وطن کے

حساب سے رکھے گا یا مکہ مکرمہ کے حساب سے، جب کہ وہ یہ بات جانتا ہے کہ اپنے وطن کے لحاظ سے اسے یقیناً ۳۱ روزے رکھنا ہوں گے؟

جواب: اس صورت میں وطن کے افق کے مطابق ہی روزے رکھے چاہے اسے ۳۱ روزے ہی کیوں نہ رکھنے پڑیں۔

سوال۲۱۲: کیا ایسے عالم دین کے لئے جو کسی مجتہد کی تقلید کرتا ہے، یہ بات جائز ہے کہ وہ دو دنوں میں نماز عید ادا کرے اس لئے کہ شوال کا چاند ثابت ہونے میں مراجعین کا مسئلہ الگ الگ ہے؟

جواب: چاند ثابت ہونے کے لئے وہ اپنے اطمینان پر عمل کرے گا۔ کسی مرجع کے نزدیک چاند کا ثابت ہوجانا بھی اس وقت تک فائدہ مند نہیں جب تک چاند ثابت ہونے کا اطمینان نہ آجائے۔

احکام فطرہ

میزبان پر مہمان کا فطرہ

سوال۲۱۳: اگر کوئی شخص ایک یا چند افراد کو عید کی رات میں افطار کے لئے اپنے گھر پر دعوت دے تو کیا واجب ہے کہ ان کا فطرہ بھی نکالے جب کہ وہ افراد افطار سے فارغ ہو کر اپنے گھروں کو لوٹ گئے ہیں اور میزبان کے ہاں رات نہیں گزاری؟

جواب: واجب نہیں۔

سوال۲۱۴: اگر میں اپنا فطرہ خود نکال دوں اور پھر مغرب سے پہلے کسی مومن کے ہاں مہمان بن کر جاؤں تو اس اعتبار سے کہ میں اپنا فطرہ ادا کر چکا ہوں یا علیحدہ کر چکا ہوں، کیا اس میزبان کی ذمہ داری ختم ہو جائے گی؟

جواب: اگر یہ کہا جائے کہ آپ اس کے ہاں کھانا کھانے والوں میں شامل ہو گئے تو پھر فطرہ نکالنا آپ کے میزبان پر ہی واجب ہوگا۔ آپ کا اپنی جانب سے فطرہ نکالنا کافی نہیں ہوگا۔

متفرقات

سوال ۲۱۵: کچھ یتیم بچے جن کے پاس وراثت کا مال موجود ہے، اپنے ولی کی سرپرستی میں اسی کے ساتھ کھانا کھاتے ہیں۔ کیا ولی کے لئے جائز ہے کہ وہ ان بچوں کا فطرہ ان کے مال میں سے نکالے اور جائز ہونے کی صورت میں کیا یہ ضروری ہوگا کہ سب سے سستا والا فطرہ نکالے یا متوسط معیار کا فطرہ بھی نکالا جاسکتا ہے؟

جواب: ان بچوں پر فطرہ واجب ہی نہیں ہے اور ولی کے لئے بھی جائز نہیں ہے کہ ان کے مال میں سے فطرہ نکالے۔

سوال ۲۱۶: کیا یہ جائز ہے کہ ولی ان بچوں کا فطرہ اپنے مال میں سے نکال دے یا یہ بھی بے قیمت اور ناجائز کام ہوگا؟

جواب: نہ یہ کام واجب ہے اور نہ ہی اسے فطرہ سمجھا جائے گا۔

سوال ۲۱۷: طعام کی بہت سی اقسام ہیں جیسے کھجور اور چاول۔ تو جو شخص فطرے میں رقم نکال رہا ہے کیا اس پر واجب ہے کہ نیت کرے کہ کس چیز کی قیمت دے رہا ہے یا اتنا کافی ہے کہ پوچھ لے کہ فطرہ کتنا ہے اور اسے کہہ دیا جائے مثلاً ۳۵ روپے اور وہ اس قدر روپے دے؟

جواب: واجب ہے کہ یہ نیت کرے کہ بطور خاص کس طعام کی قیمت فطرے کے طور پر

دے رہا ہے۔

سوال ۲۱۸: اولاد گھر کے خرچ میں اپنے والد کے ساتھ شریک ہے اور یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ خرچ میں کس کا کتنا حصہ ہے۔ ہمیشہ باپ ہی عادت کے مطابق فطرہ نکال دیا کرتا تھا۔ کیا یہ کافی ہے کہ اب بھی باپ سب کا فطرہ نکال دے جب کہ اولاد نے اپنے والد کو اس سلسلے میں اپنا وکیل نہیں بنایا یا ضروری ہے کہ اولاد صراحت کے ساتھ اپنے والد کو اس سلسلے میں اپنا وکیل بنائے اور والد کے لئے بھی ضروری ہے کہ ان کی جانب سے فطرہ نکالتے وقت نیت کرے کہ میں ان کا وکیل بن کر فطرہ نکال رہا ہوں۔ کیا فطرہ نکالنے کے بعد رشتہ داروں کو ان کے وطن میں پہنچانا جائز ہے؟

جواب: والد کا فطرہ نکالنا کافی نہیں ہے چاہے اولاد اپنے والد کو وکیل بنادے سوائے اس صورت کے کہ والد اولاد کا فطرہ اولاد کے مال ہی سے نکالے یا اپنے مال سے فطرہ نکالنے سے پہلے ہی اولاد کو اس مال کا مالک بنادے۔

احتیاط واجب یہ ہے کہ شہر میں مستحق کے ہوتے ہوئے اسے کسی اور مقام پر نہ بھجوایا جائے۔

سوال ۲۱۹: فطرے، کفارے اور فدیہ وغیرہ میں کیا اس شہر کے اعتبار سے قیمت کا حساب کیا جائے گا جہاں فقیر رہتا ہے یا اس شخص کا شہر دیکھا جائے گا کہ جس کی جانب سے فطرہ نکالا جارہا ہے؟

یہ سوال اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ جہاں میں رہتا ہوں وہاں مستحق فقیر نہیں رہتے۔

جواب: فطرہ نکالتے وقت وہ مقام دیکھا جائے گا جہاں فطرہ نکالا جا رہا ہے جو عام طور پر مکلّف کا اپنا شہر ہی ہوتا ہے۔ جب کہ فدیہ اور کفارہ جات میں کھانا ہی دیا جائے گا، قیمت دینا صحیح نہیں۔

فطرے کا استعمال

سوال۲۲۰: مسجد کی تعمیر یا مرمّت میں حصہ لینے کے لئے کیا فطرہ استعمال کیا جا سکتا ہے؟

جواب: احتیاطِ واجب کی بناء پر یہ جائز نہیں ہے۔

سوال۲۲۱: ایک شخص نے لاعلمی کی بناء پر اپنا فطرہ کسی سید کو دے دیا۔ کیا اس کی ذمہ داری پوری ہوگئی یا اس کی کچھ اور ذمہ داری ہے؟

جواب: اگر اس سید سے فطرے کی رقم واپس لینا ممکن ہو تو واجب ہے کہ واپس لے اور اگر نہیں تو واجب ہے کہ اس کے بدلے کسی مستحق تک اتنی ہی مقدار پہنچائے۔

سوال۲۲۲: کیا کسی ایسے شخص کو فطرہ دیا جا سکتا ہے جس نے اپنے گھر پر ڈش لگائی ہوئی ہو، جس سے یہی گمان ہے کہ معصیت ہوتی ہوگی؟

جواب: اگر وہ شخص اسے کھلم کھلا حرام کے لئے استعمال کر رہا ہو تو احتیاطِ واجب کی بناء پر اسے فطرہ دینا صحیح نہیں ہے۔ ورنہ اسی صورت میں اسے فطرہ دینا صحیح ہوگا

جب ڈش کے باوجود وہ فقیر بھی ہو، اس اعتبار سے کہ بہر حال وہ ایسی چیز استعمال کر رہا ہے جس کی اسے کوئی ضرورت نہیں۔

پروردگارا!

ہم سب کو مسائل دین سیکھ کر ان پر عمل پیرا ہونے اور اسے
دوسروں تک صحیح طرح پہنچانے کی توفیق عنایت فرما۔

آمین

If you want to become a scholar
then join

QURAN-O-ITRAT ACADEMY

(Boys Section)

You can learn courses of Hawz-e-Ilmiya Najaf and Qum as well as you can continue your College / University Education

ELIGIBILITY

1. Matriculation
2. Should have Noble Cause to serve Humanity through Islamic Principles.

ذاکرہ کلاس

دینی خدمت کے جذبہ سے سرشار ایسی طالبات
جو ذاکری سیکھنے میں دلچسپی رکھتی ہوں اور
میٹرک کا امتحان دے چکی ہوں

قرآن و عترت اکیڈمی

کی شعبۂ خواتین کی ذاکرہ کلاس میں داخلہ حاصل کرسکتی ہیں۔

مزید معلومات کیلئے
فون : 722 6948 & 723 7207
ای میل : info@qoitrat.org

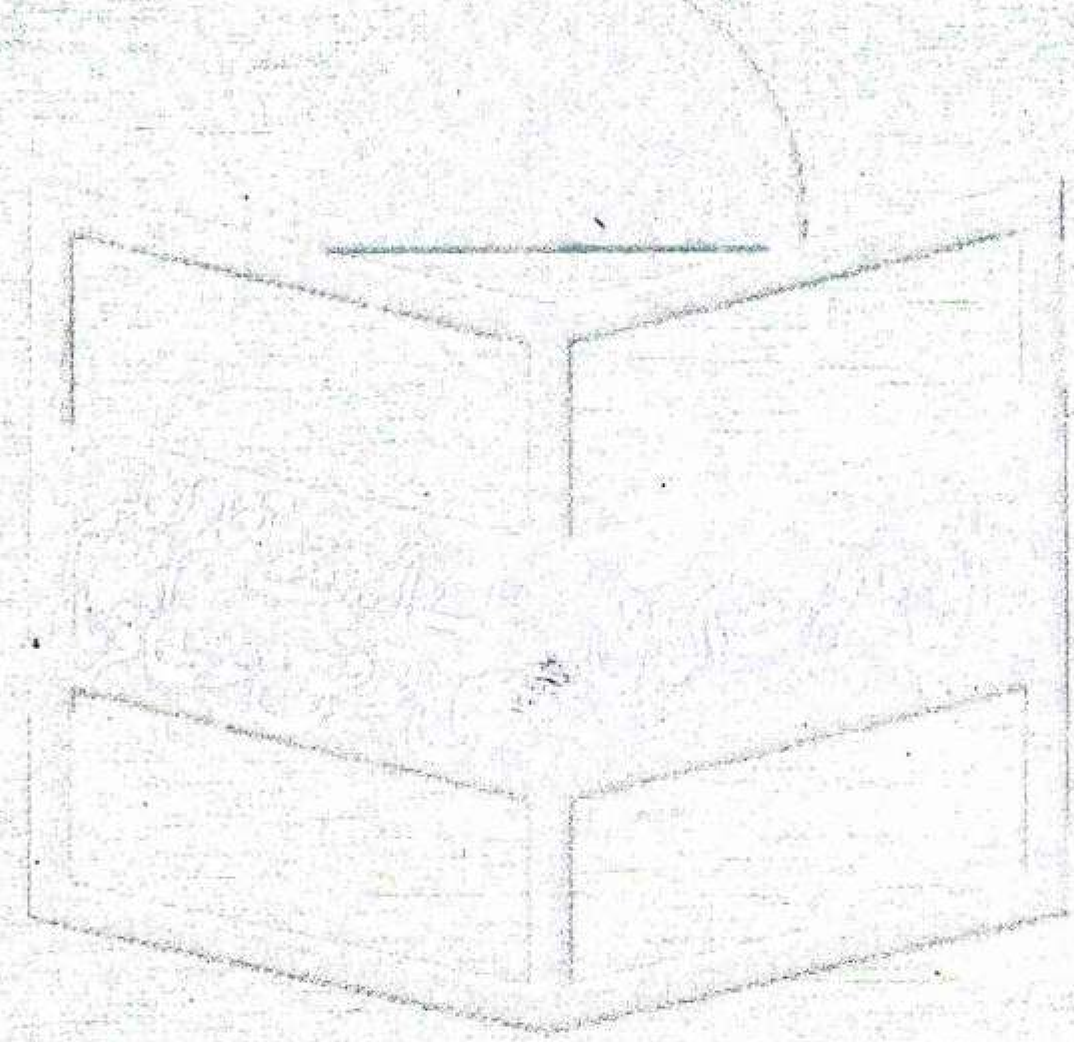

ہماری آئندہ پیشکش

مجتھد سے پوچھے گئے سوالات

حصہ دوم

عبادات، معاملات، معاشرتی مسائل، اخلاقیات اور عقائد وغیرہ سے
متعلق دنیا بھر کے مومنین کی جانب سے پوچھے گئے سوالات پر مبنی کتابچہ

شعبۂ مطبوعات
قرآن و عترت اکیڈمی
کراچی - پاکستان
E-mail : info@qoitrat.org
Website : www.qoitrat.org